# لاہور کے ہم نام و ہم زمانہ تین علمائے کرام

مولانا خلیفہ تاج الدین احمد چشتی سلیمانی رحمۃُ اللہِ علیہ

مولانا شیخ محمد تاج الدین قادری رحمۃُ اللہِ علیہ

مولانا تاج الدین تاج عرفانی مجددی رحمۃُ اللہِ علیہ



مؤلف مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی

پیشکش مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

# لاہور کے ہم نام و ہم زمانہ تیرہ علمائے کرام

مصنف

رکن شوریٰ ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری

مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

# کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجیے، ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا:

## دعا

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، 1/40، دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجیے)


نام کتاب : لاہور کے ہم نام و ہم زمانہ تین علمائے کرام

مؤلف : رکن شوریٰ ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری

صفحات : 86

اشاعتِ اول: مارچ 2026

مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ (دعوتِ اسلامی)


www.dawateislami.net

# فہرست


| عنوان | # | عنوان | # |
|---|---|---|---|
| پہلے اسے پڑھ لیجئے | 5 | فتنہ مرزائیت کا مقابلہ | 30 |
| مولانا خلیفہ تاج الدین احمد چشتی سلیمانی | 9 | حج بیت اللہ | 32 |
| مولانا خلیفہ تاج الدین احمد چشتی سلیمانی | 10 | اعلیٰ حضرت سے تعلق | 34 |
| ابتدائی حالات اور پیشہ | 12 | پیر مہر علی شاہ اور خلیفہ تاج الدین | 42 |
| آستانہ عالیہ تونسہ شریف سے وابستگی | 13 | وفات و فاتحہ | 45 |
| انجمن نعمانیہ لاہور میں خدمات | 15 | تعزیتی اجلاس | 45 |
| انجمن کے سالانہ جلسے کیلئے کوششیں | 17 | مولانا شیخ محمد تاج الدین قادری | 47 |
| انجمن کی مالی امور میں معاونت | 20 | مولانا شیخ محمد تاج الدین قادری | 48 |
| ☆ پہلا مکتوب جو مختلف شخصیات کو بھیجا گیا | 23 | خاندان و ولادت | 48 |
| | | تعلیم و تربیت | 50 |
| ☆ دوسرا مکتوب جو اولی افغانستان کو فارسی میں بھیجا گیا | 24 | بیعت و خلافت | 52 |
| | | خلافت کا حصول اور لاہور میں دوبارہ آمد | 53 |
| انجمن کے لیے مختلف شہروں کا سفر | 26 | | |
| انجمن کے لیے تحریری کام | 27 | جنوں والی مسجد کی آبادکاری | 53 |
| انجمن نعمانیہ اور انجمن حمایت اسلام کو یکجا کرنے کی کوشش | 29 | مولانا تاج الدین قادری کا خواب | 55 |
| | | مسجد قصاباں کی تاریخ | 56 |




www.dawateislami.net

| | | | |
|---|---|---|---|
| شبینوں اور مدرسے کا آغاز | 58 | فن شاعری میں مہارت | 72 |
| علماوخواص میں مقبول | 59 | بیعت کا شرف | 73 |
| مرشد خانے کے معتمد | 61 | صحافتی خدمات | 75 |
| مجرد رہنے کی وجہ اور دیگر اوصاف | 62 | تصانیف و تالیفات | 76 |
| ریلوے لائن اور مسجد | 63 | اعلیٰ حضرت سے تعلق | 77 |
| وفات و نماز جنازہ | 65 | انجمن نعمانیہ لاہور اور علامہ تاج عرفانی | 78 |
| تدفین و مزار | 67 | فتنہ قادیانیت کا مقابلہ | 79 |
| مولانا تاج الدین تاج عرفانی مجددی | 69 | وفات و تدفین | 80 |
| مولانا تاج الدین تاج عرفانی مجددی | 70 | آپ کے تذکار | 82 |
| ولادت و پرورش | 71 | ماخذ و مراجع | 83 |




www.dawateislami.net

## پہلے اسے پڑھ لیجئے

لاہور[1] زمانہ قدیم سے اولیائے کرام اور علما و مشائخ عظام کا مرکز رہا ہے، داتا گنج بخش حضرت سید علی بن عثمان ہجویری[2] رحمۃُ اللہِ علیہ کی ذات بابرکات کی وجہ سے اسے عالمگیر شہرت حاصل ہے، راقم کچھ عرصے سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان[3] رحمۃُ اللہِ علیہ

---

❶ لاہور ایک قدیم و تاریخی شہر ہے، مغلیہ عہد میں لاہور کے ارد گرد فصیل اور تیرہ دروازے بنائے گئے، 372ھ کو یہ ملتان سلطنت کا حصہ تھا، اب یہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کا دار الحکومت اور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ یہ پاکستان کا ثقافتی، تعلیمی اور تاریخی مرکز ہے، اسے پاکستان کا دل اور باغوں کا شہر کہا جاتا ہے۔ یہ شہر دریائے راوی کے کنارے پر واقع ہے۔ اس شہر کی آبادی تقریباً ایک کروڑ 11 لاکھ ہے۔

❷ منبع فیض عالم حضرت داتا گنج بخش سید علی بن عثمان ہجویری جنیدی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت تقریباً 400ھ کو غزنی شہر (مشرقی افغانستان) میں ہوئی۔ آپ علومِ ظاہری و باطنی کے جامع، علوم و فنون کے ماہر، سلسلہ جنیدیہ کے عظیم المرتبت شیخ، مشہور زمانہ کتاب کشف المحجوب کے مصنف اور برعظیم کے سب سے بڑے ولی کامل ہیں۔ آپ نے 20 صفر 465ھ کو وصال فرمایا، مزار مرکز الاولیاء لاہور (پاکستان) میں دعاؤں کی قبولیت اور انوار و تجلیات کا مقام ہے۔ (فیضان داتا علی ہجویری، ص4، 74)

❸ اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 10 شوال 1272ھ مطابق 6 جون 1856ء کو بریلی شریف (یو۔پی) ہند میں ہوئی، یہیں 25 صفر 1340ھ مطابق 28 اکتوبر 1921ء کو وصال فرمایا۔ مزار جائے پیدائش میں مرجع خاص و عام ہے۔ آپ حافظ قرآن، پچاس سے زائد جدید و قدیم علوم کے ماہر، فقیہ اسلام، محدث وقت، مصلح امت، نعت گو شاعر، سلسلہ قادریہ کے عظیم شیخ طریقت، تقریباً ایک ہزار کتب کے مصنف، مرجع علمائے عرب و عجم، استاذ الفقہاء والمحدثین، شیخ الاسلام والمسلمین، مجتہد فی المسائل اور چودھویں صدی کی مؤثر ترین

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

سے وابستگان علما و مشائخ پر کام کر رہا ہے۔ لاہور کے وابستگانِ اعلیٰ حضرت، امام المحدثین، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مفتی سید محمد دیدار علی شاہ الوری[1]، مستفتیٔ اعلیٰ حضرت علامہ عبد اللہ ٹونکی[2] اور تلمیذ اعلیٰ حضرت مفتی اعجاز ولی خان[3] رحمۃُ اللہِ علیہم کے حالاتِ زندگی لکھنے کے

شخصیت کے مالک تھے۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، فتاویٰ رضویہ (33جلدیں)، جد الممتار علی ردالمحتار (7جلدیں، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) اور حدائق بخشش آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/58، 3/295، مکتبۃ المدینہ... تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، 282، 301)

1. امامُ المُحدِّثین حضرت مولانا سیِّد محمد دِیدار علی شاہ مَشْہدی نقشبندی قادِری مُحدِّث اَلْوَری رحمۃُ اللہِ علیہ، جَیِّد عالِم، اُستاذُ العُلَماء، مفتیِ اسلام تھے۔ آپ اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ 1273ھ مطابق 1856ھ کو اَلْوَر (راجستھان) ہند میں پیدا ہوئے اور لاہور 22رجب المرجب 1354ھ مطابق 20 اکتوبر 1935ء کو (بروز پیر) نمازِ عصر کے سجدے میں وصال فرمایا، جامع مسجد حنفیہ محمدی محلہ اندرون دہلی گیٹ لاہور سے متصل جگہ میں تدفین کی گئی۔ دارالعلوم حزب الاحناف اور فتاویٰ دِیداریہ آپ کی یادگار ہیں۔ (فتاویٰ دیداریہ، ص2...ہفتہ وار اخبار الفقیہ، 21تا28اکتوبر 1935ء، ص23)

2. مستفتیِ اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ ٹونکی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1266ھ / 1850ء کو محلہ گھور کھپوریوں والا ریاست ٹونک (راجستھان) میں ہوئی اور تقریباً 70سال کی عمر میں 24 صفر 1339ھ / 7نومبر 1920ء کو انتقال فرما گئے۔ آپ عربی زبان کے فاضل اجل، اسلامی شریعت کے ماہر، کثیر الفوائد شخصیت کے مالک، گورنمنٹ اورینٹل کالج لاہور میں عربی کے پروفیسر و مدرس اور انجمن نعمانیہ کے بانی اراکین سے تھے، آپ نے لاہور میں ایک متحرک و مؤثر عالم دین کی حیثیت سے تقریباً 34سال گزارے، اس لیے آپ کو لاہور کے علما میں شمار کیا جاتا ہے۔ مزید راقم کا مقالہ بنام **مستفتیِ اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ ٹونکی** کا مطالعہ کیجئے۔

3. تلمیذِ اعلیٰ حضرت مفتی محمد اعجاز ولی خان قادری رَضَوی، شیخ الحدیث، استاذُ العلماء، جید مدرس درسِ نظامی، فقیہِ عصر، مصنّف، مترجم، واعظ اور مجازِ طریقت تھے۔ 11ربیع الاخر 1332ھ مطابق 20مارچ 1914ء کو بریلی شریف ہند میں پیدا ہوئے اور لاہور میں 24 شوال 1393ھ مطابق 20نومبر

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

دوران انجمن نعمانیہ لاہور[1] اور ان کے وابستگان کا ذکر بھی آیا کیونکہ یہ تینوں اس انجمن اور اس کے تحت دار العلوم نعمانیہ[2] سے وابستہ رہے، دورانِ مطالعہ تین ایسی شخصیت کا تذکرہ بھی پڑھا جن کا نام **تاج الدین** تھا، دو کتب میں ان میں سے دو شخصیات کے تذکرے کو ملا کر ایک شخصیت بنا دیا گیا ہے، اس لیے راقم نے ارادہ کیا کہ تینوں **تاج الدین** کے جو حالات میسر ہیں انہیں ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔

☆ ان میں سے پہلے تاج الدین حضرت مولانا خلیفہ حاجی تاج الدین احمد جوہر چشتی سلیمانی فخری رحمۃُ اللہِ علیہ ہیں، جو دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ، پیشے کے اعتبار سے چیف کورٹ پنجاب کے مقتدر وکیل، انجمن نعمانیہ لاہور کے بالترتیب نائب جنرل سیکرٹری، جائینٹ سیکرٹری، جنرل سیکرٹری، ناظم دار العلوم نعمانیہ اور مدیر رسالہ انجمن رہے، انجمن نعمانیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے انہوں نے ملک کے کئی شہروں کا سفر کیا، زندگی کے

---

1973ء کو وِصال فرمایا، مزار مبارک میانی صاحب قبرستان میں ہے۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص63-65)

1 انجمن نعمانیہ لاہور کا تذکرہ آگے آئے گا۔

2 مدرسہ علوم اسلامیہ المعروف دار العلوم نعمانیہ لاہور کی ایک قدیم اور دینی تعلیم کی معیاری درسگاہ ہے۔ یہ امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی نسبت سے نعمانیہ کہلاتا ہے، موجودہ عمارت بالمقابل ٹبی تھانہ اندرون ٹیکسالی گیٹ لاہور میں ہے، اس کا آغاز 1306ھ مطابق 1888ء کو مسجد بوکن خان موچی گیٹ میں ہوا، اس کا عربی حصہ 13 شوال 1314ھ مطابق 17 مارچ 1897ء کو بادشاہی مسجد میں منتقل کیا گیا، جب اندرون ٹکسالی گیٹ میں دار العلوم نعمانیہ کا دار الاقامہ تعمیر ہو گیا تو اس کے پانچ سال بعد اس کا عربی حصہ بادشاہی مسجد سے یہاں منتقل ہو گیا، اس کے 43ویں جلسے کی روئیداد سے معلوم ہوتا ہے شعبان 1349ھ مطابق دسمبر 1930ء تک اس سے 4203 علما فارغ التحصیل ہو چکے تھے۔ (امام احمد رضا اور علمائے لاہور، 26... صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور 306، 73)



www.dawateislami.net

آخری سالوں میں انہوں نے اپنے آپ کو انجمن کے لیے وقف کر دیا۔

☆ دوسرے تاج الدین حضرت علامہ پیر تاج الدین قادری رحمۃُ اللہِ علیہ ہیں، جو عالم دین، سلسلہ قادریہ جنیدیہ غفوریہ کے شیخ طریقت اور ولی کامل تھے۔

☆ تیسرے تاج الدین جناب مولانا تاج الدین احمد عرفانی مجددی رحمۃُ اللہِ علیہ ہیں جو عالم دین، صحافی، شاعر اور رسالہ **المجدد** لاہور کے اڈیٹر تھے۔ تینوں کے حالاتِ زندگی اس رسالے میں بیان کئے جاتے ہیں۔

راقم الحروف ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی عفی عنہ

ربیع الاول 1444ھ مطابق اکتوبر 2022ء

مولانا خلیفہ تاج الدین
احمد چشتی سلیمانی

www.dawateislami.net

## مولانا خلیفہ تاج الدین احمد چشتی سلیمانی

لاہور کی انجمن نعمانیہ ایک تاریخ ساز ادارہ ہے، اس کے کئی شعبے دین وملت کی خدمت میں مصروف رہے، اس کے تحت سینکڑوں یتیموں کی تعلیم وتربیت ہوئی، ہزاروں علما فارغ التحصیل ہوئے، سالانہ جلسوں اور رسالہ انجمن نعمانیہ کے ذریعے عوام کی دینی وملی تربیت ہوئی، اس کے اشاعتی ادارے سے بیسیوں کتب شائع ہوئیں، 1305ھ سے لے کر اب (1423ھ) تک 138 سال سے یہ ادارہ مختلف کیفیات میں خدمات سر انجام دے رہا ہے، اس کے ابتدائی ادوار میں اسے کس طرح کی مشکلات درپیش ہوئیں، اس کے قیام کے چالیس سال بعد شائع ہونے والی ایک رپورٹ سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، اس رپورٹ کا ابتدائی حصہ کچھ اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہوں:

انجمن نعمانیہ کا آغاز 5 صفر 1305ھ (مطابق 23 اکتوبر 1887ء) کو مسجد میاں سرشت[1]، واقع سید مٹھا میں ہوا، اس انجمن کے تحت 1306ھ میں مسجد بکن خاں[2] واقع لاہور

---

1 مسجد میاں سرشت محلہ سید مٹھا، بازار حکیماں، اندرون بھاٹی دروازہ کی ایک قدیم مسجد ہے، 13ویں اور 14ویں صدی کی عظیم انجمن نعمانیہ کی بنیاد اس میں رکھی گئی، انجمن کے بننے کے 33 سال بعد 1338ھ مطابق 1919ء میں یہاں مقامی بچوں کے حفظ وناظرہ کا مدرسہ قائم کیا گیا، جس کے نگران رکن انجمن نعمانیہ حافظ چراغ الدین مقرر ہوئے۔ (صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، 103، 89)

2 اس کا موجودہ نام مسجد بوکن خان ہے، یہ اندرون موچی گیٹ اور شاہ عالمی گیٹ کے درمیان پیر ڈھل رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب محلہ پیر ڈھل میں ہے، یوں تو یہ مسجد کئی سو سال پرانی ہے مگر 1257ھ / 1841ء

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

موچی دروازہ مدرسہ علوم اسلامیہ دار العلوم نعمانیہ شروع کیا گیا اور دس سال جامع مسجد بکن خان میں قائم رہا، وہاں انجمن نے طلبہ کے لیے بھوس[1] کا چھپر بنایا تھا اسے کچھ نادانوں نے جلا دیا تو دارالعلوم کا عربی حصہ 17 مارچ 1857ء کو شاہی مسجد[2] کے حجروں میں منتقل کرنا پڑا، یہاں بھی تقریباً دس سال رہا، ان حجروں کی تعمیر و مرمت میں انجمن نعمانیہ نے دو ہزار روپے خرچ کئے، اس کے باوجود وہاں کی انتظامیہ مخالفت کرتی رہی، حتی کہ ان حجروں کے کرائے کا مطالبہ کر دیا جو کہ شرعاً درست نہ تھا، اللہ پاک کے کرم سے انجمن نے ایک مکان خرید لیا، 1906ء میں دارالاقامہ اور 1908ء میں یتیم خانہ بنا، 1911ء میں بالکلیہ دارالعلوم وہاں منتقل ہو گیا، سالانہ جلسے بھی ہوتے رہے مگر مخالفتوں کا سلسلہ ختم نہ ہوا، چونکہ انجمن ایسی مخالفتوں کی ہمیشہ سے عادی ہو گئی ہے اور یہ اللہ جل شانہ

---

میں ایک شخص بوکن خان نے اس کی نئی تعمیرات کرائیں، مسجد کی تین محرابیں بنوائیں، صحن پختہ کروایا، (یہ ابھی بھی موجود ہیں) جنوبی حصے میں طلبہ علم دین کے لیے کمرے تعمیر کروائے، اور ایک حصے میں مختلف درختوں پر مشتمل باغیچہ بنوایا، یہ دونوں حصے اب ختم ہو چکے ہیں۔

1. سوکھی ہوئی لمبی گھاس، جو اکثر چھپر بنانے میں کام آتی ہے۔
2. بادشاہی مسجد کا قدیم نام عالمگیری مسجد ہے، اب یہ بادشاہی مسجد کے نام سے معروف ہے، یہ مغل بادشاہ محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی نے 1084ھ مطابق 1673ء میں بنوائی، اب یہ لاہور کی شناخت بن گئی ہے۔ یہ شاہ فیصل مسجد اسلام آباد کے بعد پورے پاکستان کی دوسری بڑی مسجد ہے، جس میں بیک وقت 60 ہزار لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں، مرورِ زمانہ کے ساتھ یہ مسجد ویران ہو گئی، مسلمانان لاہور کی تحریک پر حکومت برطانیہ نے 1856ء میں مسلمانوں کے حوالے کی، مولانا قاضی حافظ احمد دین بگوی رحمۃُ اللہِ علیہ اس کے پہلے امام و خطیب مقرر ہوئے، 1869ء میں مفتی غلام محمد بگوی، پھر مولانا محمد ذاکر بگوی، اس کے بعد مولانا شفیق بگوی رحمۃُ اللہِ علیہم نے یہ ذمہ داری نبھائی۔ مزید تفصیل دیکھئے: تذکارِ بگویہ، 1/ 93... تذکرہ علماء اہلسنت وجماعت، ص 122



www.dawateislami.net

کے از دیادِ احسان کا تجربہ کر چکی ہے، ہمیشہ اللہ جل شانہ نے اسے ترقیاں ہی عطا فرمائی ہیں، انجمن نے سوائے باری تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کے مخالفت کرنے والوں کا جواب نہیں دیا، ہمیشہ صبر و تحمل سے گزارہ کیا ہے۔[1]

یہ کلمات پڑھ کر قارئین کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اراکین انجمن کتنے باحوصلہ و باہمت، صابر و شاکر اور صفتِ استقامت سے متصف تھے، انہی عظیم انسانوں میں ایک ہستی مولانا خلیفہ تاج الدین احمد سلیمانی صاحب کی بھی ہے، جو بانی اراکین میں سے ہیں اور انجمن میں ریڑھ کی ہڈی کی سی حیثیت رکھتے تھے، آپ کے پاس انجمن کے مختلف عہدے رہے مثلاً نائب جنرل سیکرٹری، جائینٹ سیکرٹری، جنرل سیکرٹری، ناظم دارالعلوم نعمانیہ، محرر روئداد جلسۂ سالانہ اور مدیر رسالہ انجمن وغیرہ، آپ پیشے کے اعتبار سے چیف کورٹ پنجاب کے مقتدر وکیل اور خدمت دین کے جذبے سے مالا مال تھے۔

## ابتدائی حالات اور پیشہ

آپ کا نام تاج الدین احمد، لقب خلیفہ، تخلص جوہر اور نسبت چشتی سلیمانی ہے، آپ کی پیدائش تقریباً 1257ھ مطابق 1841ء میں ہوئی آپ کی رہائش بھاٹی دروازہ[2] کے

---

1. صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 103، 104 اختصاراً... امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص 26 بحوالہ سالانہ رسالہ 1314ھ انجمن خادم علوم اسلامیہ عرف نعمانیہ لاہور، ص 7
2. مشہور ہے یمین الدولہ ابو القاسم محمود غزنوی (971ء تا 1030ء) نے جب لاہور کو فتح کیا تو لاہور کی فصیل کی مغربی دیوار میں جو دروازہ حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری کے مزار کی سمت واقع ہے اس کا نام راجپوت بھٹی قبیلے کے نام پر بھاٹی گیٹ رکھا گیا، مغل بادشاہ اکبر کے دورِ حکومت میں اسے دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ اسی میں بازار حکیماں واقع ہے، یہ وہی بازار ہے جس میں شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم دوران تعلیم مقیم رہے، یہ مقام بطور یادگار موجود ہے۔



www.dawateislami.net

تحصیل بازار کی وان گلی میں تھی، آپ نے دینی و دنیاوی تعلیم لاہور میں حاصل کی، آپ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ گریجویٹ اور قانون سے روشناس تھے، انگریزی زبان پر بہت مہارت تھی، ابتدا میں محکمۂ تعلیم پنجاب میں ملازم ہوئے، پھر ریاست پٹیالہ[1] کے محکمۂ تعلیم کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے، (غالباً 1306ھ مطابق 1888ء میں) مختار چیف کورٹ پنجاب کے عہدے پر فائز ہوگئے اور رجب 1348ھ مطابق دسمبر 1928ء سے قبل اس عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے، آپ انتہائی مہذب، صاحبِ سلیقہ اور صاحب الرائے، شریعت کے پابند، باریش اور علما کی صحبت میں رہنے والے تھے۔[2]

## آستانہ عالیہ تونسہ شریف سے وابستگی

مولانا خلیفہ تاج الدین احمد چشتی صاحب پاکستان کے مشہور آستانے و خانقاہ چشتیہ نظامیہ سلمانیہ تونسہ شریف، ڈیرہ غازیخان، پنجاب[3] سے وابستہ تھے۔

---

1. ریاست پٹیالہ ایک سکھ ریاست تھی جس میں مسلمان بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے، یہ 1627ء سے 1948ء تک قائم رہی، اس کا صدر مقام برنالہ تھا۔ اس کے اہم مقام قلعہ مبارک اور موتی محل ہیں۔
2. مجالس علما، ص302... امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص152، 157... صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص305
3. آستانہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سلمانیہ تونسہ شریف کے بانی پیر پٹھان حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃُ اللہِ علیہ ہیں، آپ کی ولادت موضع گڑگوجی ضلع لورالائی بلوچستان میں ہوئی، آپ عالم دین، شیخ طریقت، مرید و خلیفہ خواجہ نور محمد مہاروی، بارہویں صدی ہجری کے ایک عظیم مصلح اور روحانی پیشوا تھے۔ 1214ھ مطابق 1799ء میں آپ نے اس آستانے کی بنیاد رکھی، آپ کا وصال ۷ صفر 1267ھ مطابق 13 دسمبر 1850ء تونسہ شریف میں ہوا، مزار مرجع خلائق ہے، آستانہ عالیہ کھڈ شریف (ضلع اٹک)، آستانہ عالیہ سیال شریف (ضلع سرگودھا)، آستانہ عالیہ حافظیہ خیر آباد (ضلع سیتاپور یوپی، ہند) وغیرہ آپ کے فیضان سے قائم ہوئے۔ (تذکرہ خواجگان تونسوی، ص92 تا 117)



www.dawateislami.net

آپ کے مرشد حضرت مولانا خواجہ نور محمد چشتی سلیمانی اللہ بخشی تھے۔ ان کا وصال 1340ھ میں ہوا۔ روضہ شریف لیہ میں ہے۔ ان کے پہلے سجادہ نشین مولانا قاضی عبد الرحیم چشتی سلیمانی مقرر ہوئے۔ قاضی صاحب کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے مولانا محمود الرحمن چشتی سلیمانی سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ جبکہ پوتے مولانا غلام نبی چشتی سلیمانی مشہور واعظ اسلام تھے۔ خواجہ نور محمد چشتی سلیمانی کا سالانہ عرس 8 جمادی الاخریٰ کو جامع مسجد لیہ میں ہوتا ہے۔ مشہور خطیب مولانا پیر سید غلام جعفر شاہ بخاری[1] اور تاج العارفین خلیفہ تاج الدین احمد چشتی سلیمانی خواجہ نور محمد چشتی سلیمانی کے مشہور خلفا ہیں۔[2]

آستانہ عالیہ تونسہ شریف کا انجمن نعمانیہ لاہور سے بھی گہرا تعلق تھا، خواجہ محمد حامد

---

1 خطیب ذیشان حضرت مولانا پیر سید غلام جعفر شاہ بخاری کی پیدائش بانی سلسلہ سلطانیہ بھکریہ سلطان العلماء مخدوم پیر سید سلطان اکبر شاہ بخاری کے ہاں 1312ھ میں ہوئی۔ علم ظاہری و باطنی مقامی علما بالخصوص والد گرامی مولانا خواجہ نور محمد چشتی سلیمانی (لیہ سٹی) اور مولانا خواجہ اکبر علی چشتی میروی (میانوالی) سے حاصل کر کے جامع شریعت و طریقت ہوئے۔ تینوں علما و عرفا سے خلافت بھی پائی۔ جامع مسجد بھکر کے امام و خطیب، بانی انجمن اسلامیہ بھکر اور والد صاحب مخدوم سلطان اکبر شاہ بخاری کی وفات (8 ربیع الآخر 1343ھ مطابق 15 نومبر 1924ء) کے بعد سلسلہ سلطانیہ بھکر کے سجادہ نشین ہوئے۔ 1331ھ میں شادی ہوئی، صاحبزادہ سید زین العابدین شاہ بخاری، صاحبزادہ سید محمد باقر شاہ بخاری اور صاحبزادہ سید محمد تقی شاہ بخاری آپ کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ کے اہم کارناموں میں جامع مسجد بھکر کی توسیع، روضہ سلطان، مسجد جعفر بخاری اور مسافر خانے کی تعمیرات شامل ہیں۔ آپ نے روزانہ بعد فجر درس قرآن کا سلسلہ بھی شروع فرمایا۔ ہند بھر میں آپ کے بیانات ہوتے تھے یوں وعظ و نصیحت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ (اکبر السوانح، ص22 تا 26... اخبار الوفیات، ص279)

2 اکبر السوانح، ص24، مطبوعہ ثنائی پریس سرگودھا



www.dawateislami.net

خاں[1] رحمۃُ اللہِ علیہ سجادہ نشین تونسہ شریف انجمن کے سرپرست تھے، ان کا وصال ہوا تو انجمن نعمانیہ کے ماہواری رسالہ جلد 45، شمارہ 5 میں ان کی رحلت کی خبر واقعہ فاجعہ کے عنوان سے شائع ہوئی، اس میں آپ کے وصال کو انجمن نعمانیہ کا ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا۔ آپ کے لواحقین سے تعزیت کے لیے تعزیتی اشعار بھی شائع کئے گئے۔[2]

## انجمن نعمانیہ لاہور میں خدمات

1857ء کی تحریک آزادی کے بعد برعظیم (موجودہ پاک و ہند و بنگلا دیش وغیرھم) میں اسلامی علوم کی حوصلہ شکنی اور بیخ کنی کا سلسلہ جاری تھا، جمادی الاخریٰ 1305ھ مطابق مارچ 1887ء میں کچھ دردمند علما اور زعمائے اہل سنت لاہور نے تحفظِ عقائدِ اہلِ سنت، علومِ اسلامیہ کی ترویج و اشاعت، عوامِ اہل سنت کی دینی تربیت اور باہمی اتحاد و اتفاق کے لیے انجمن خادمِ علومِ اسلامیہ المعروف انجمن نعمانیہ لاہور[3] کو قائم فرمایا۔

---

❶ حضرت خواجہ محمد حامد خان تونسوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 25 ذیقعد 1292 اور وصال 23 ذوالحجہ 1350ھ کو ہوا، آپ حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مرید اور اپنے والد حضرت خواجہ محمد موسیٰ رحمۃُ اللہِ علیہ کے مجاز طریقت تھے۔ والد صاحب کے وصال کے بعد 21 ذوالحجہ 1323ھ کو آپ آستانہ عالیہ تونسہ شریف کے سجادہ نشین مقرر ہوئے، آپ کو قطب المدار کہا گیا ہے۔ (تذکرہ خواجگان تونسوی، 155 تا 167) صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور کے صفحہ 180 پر آپ کی تاریخ وصال 26 ذوالحجہ 1349ھ مطابق 11 مئی 1931ء لکھی ہوئی ہے۔

❷ صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 180

❸ اس انجمن کے مقاصد یہ تھے: (1) ارکان اسلام کا استحکام۔ (2) اہل اسلام کے اخلاق اور معاشرت کی تہذیب علیٰ قانون شرعیہ۔ (3) علوم عربیہ اسلامیہ کو جو اس ملک میں کالعدم ہو گئے ہیں (انہیں) سرسبز کرنا۔ (4) عموماً اسلام اور خصوصاً ملتِ حنفیہ کی تائید کرنی۔ (5) رسومِ خلافِ شرع کے

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

☆مولانا تاج الدین احمد صاحب اس کے بانیان میں سے تھے۔[1]

☆1306ھ میں آپ کو انجمن کا مشیر بنایا گیا اور رسالۂ انجمن کو ترتیب دینے کی ذمہ داری سونپی گئی۔[2]

☆ربیع الاول 1317ھ مطابق جولائی 1899ء میں آپ انجمن کے دبیر ثانی تھے۔[3]

☆ 1318ھ مطابق 1900ء میں آپ دبیر اول انجمن تھے اور مولانا حکیم سلیم اللہ صاحب[4] بھی اسی----------

انسداد کی کوشش۔(6)اہل اسلام میں باہمی اتفاق کی کوشش۔(7)حکامِ وقت کی خدمت میں مفادِ اسلام کے متعلق باادب گزارشات۔(8)قومی ہمدردی کاروائیوں میں بے ریائی کا نمونہ دکھلانا۔(9)اغراض صدر حاصل کرنے کے لیے علوم اسلامیہ کی اعلیٰ تعلیم کا ایک مدرسہ قائم کرنا جس میں بلا فیس کے شائقانِ علم دین کو پوری۔۔۔تک تعلیم حاصل ہونے سے اور حسب ضرورت خوراک وسامان ضرورت وغیرہ سے بھی امداد کی جاوے۔(10)اس مدرسے کے ابتدائی حصے میں مسلمان بچوں کو حنفی فقہ کی تعلیم دینا اور اعمال شرعیہ کی پابندی کروانا۔(امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص156)

1 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص237

2 امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص154

3 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص20

4 شفاء الملک حضرت مولانا حکیم مفتی محمد سلیم اللہ خان لاہوری رحمۃُ اللہ علیہ کی ولادت 1264ھ مطابق 1848ء کو لاہور میں ہوئی، آپ نے علم دین اپنے والد ماجد مفتی محمد عظیم اللہ خان پشاوری اور مولانا خلیفہ حمید الدین لاہوری وغیرہ سے حاصل کیا، حکمائے لاہور سے حکمت سیکھی، بیعت کا شرف قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ صاحب سے حاصل ہوا، آپ جید عالم دین، مفتی اسلام، مدرس، حاذق حکیم اور درد قوم وملت سے مالامال تھے۔ بلخ، بخارا، افغانستان، ایران اور ہند سے طلبہ پڑھنے کے لیے آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ آپ شفاخانہ سلیمی کے مہتمم اور محافظ فنانشل کمشنر پنجاب تھے، آپ انجمن نعمانیہ کے بانی اراکین میں سے تھے، اس کے کئی عہدوں پر فائز رہے، مثلاً جنرل سیکریٹری، ناظم

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

عہدے پر فائز تھے۔[1]

☆ربیع الاول 1321ھ مطابق جون 1903ء میں آپ جائنٹ سیکرٹری بنائے گئے اور 1330ھ مطابق 1912ء میں آپ مدیر اعلیٰ رسالہ انجمن تھے۔[2]

☆1331ھ مطابق 1913ء میں اور پھر 1356ھ مطابق 1937ء میں آپ سیکرٹری انجمن تھے۔[3]

☆1338ھ مطابق 1920ء میں آپ ناظم دارالعلوم نعمانیہ اور انجمن کے سیکرٹری تھے۔[4]

## انجمن کے سالانہ جلسے کے لیے کوششیں

انجمن نعمانیہ کے تحت ہر سال ایک جلسہ منعقد ہوتا تھا، اس طرح کے جلسے اور اجتماعات لوگوں کے عقائد کی درستی، علم میں اضافے اور عمل صالح کی رغبت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اس دور میں عوام ان جلسوں میں پرجوش انداز میں شرکت کرتے تھے، انجمن نعمانیہ کے سالانہ جلسے کی تیاری تین چار ماہ قبل شروع ہو جاتی تھی، ملک بھر سے علما کو مدعو کرنے کے لیے خطوط روانہ کئے جاتے، ان تیاریوں میں مولانا تاج الدین احمد صاحب کا

ومفتی دار العلوم نعمانیہ۔ آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ سے رابطے میں تھے، فتاویٰ رضویہ میں آپ کے چار استفتا موجود ہیں، اعلیٰ حضرت کے رسالے الجلی الحسن فی حرمۃ ولد اخی اللبن پر آپ کی تصدیق بھی موجود ہے۔1344ھ مطابق 1925ء میں وصال فرمایا۔ حضرت شاہ ابو المعالی قادری کے مزار پر انوار، نزد ریلوے اسٹیشن لاہور تدفین کی سعادت پائی۔(امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص54 تا60... تجلیات مہر انور، ص347 تا349... صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ، ص37)

1. صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص98
2. صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص70، 102
3. صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص82، 182
4. صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص154



www.dawateislami.net

نمایاں کردار تھا، چنانچہ آپ نے 43ویں سالانہ جلسہ کی جو روداد تحریر فرمائی، اس کا کچھ حصہ یوں ہے: سب سے اول جلسہ سالانہ کے انعقاد کا اشتہار رسالہ انجمن مختتمہ ستمبر 1930ء میں ۔۔۔ صفحہ پر کر دیا گیا تھا، اس موقعہ پر قلمی خطوط 277 اور پولندہ 171 بھیج دیئے گئے۔ مزید براں ایک نئی تحریک کے مطابق سابقی تمام طلبا کے نام ایک گشتی چٹھی طبع کرا کر بذریعہ خطوط روانہ کی گئی، 4203 طلبا کے نام رجسٹر داخلہ سے اخذ کر کے جس میں سے 900 طلبا، جن کے متعلق خیال کر کے کہ اس وقت ان کا وصال ہو چکا ہے یا لا پتہ ہیں، 2883 کے نام خطوط بھیجے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ڈاک خانہ سے 39 خطوط واپس ملے، جن میں کیفیت ثبت ہے کہ فوت ہو گئے یا پتہ نہیں ملتا، لیکن منعم حقیقی کا شکر ہے کہ یہ تحریک بارآور معلوم ہوتی ہے، ابھی ابتدا ہے، امید کہ یہ عمدہ تحریک ضرور مثمر ہو گی، چنانچہ بعض (جوابی) خطوط بھی موصول ہوئے اور بعض رقوم (چندہ) بھی۔[1]

اس تحریر سے معلوم ہوا کہ اس سالانہ جلسے کے لیے بہت محنت کی جاتی تھی، اس انجمن کا پہلا جلسۂ عام 30 محرم 1306ھ مطابق 6 اکتوبر 1888ء کو سنہری مسجد میں منعقد کیا گیا، جس میں دیگر علما کے ساتھ مولانا تاج الدین احمد نے بھی بھرپور انداز میں شرکت کی۔[2] کئی جلسوں میں آپ کی تقریر بھی ہوتی تھی جیسا کہ 9 اکتوبر 1913ء کے سالانہ جلسے میں بیان کیا گیا ہے کہ اس میں کئی جید علما مثلاً مولانا وصی احمد محدث سورتی[3] امام

---

1 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص187، 306

2 امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص26 بحوالہ سالانہ رسالہ 1314ھ انجمن خادم علوم اسلامیہ عرف نعمانیہ لاہور، ص5

3 استاذُ العلماء والمحدثین، مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمۃُ اللہِ علیہ محدِّثِ کبیر، عالمِ باعمل، مفتی اسلام، بانی مدرسۃُ الحدیث پیلی بھیت اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے منسلک تھے، آپ کا شمار اکابر علما

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ،[1] امیر ملت پیر سید حافظ جماعت علی شاہ علی پوری،[2] مولانا ہدایت الرسول لکھنوی،[3] مولانا حافظ خلیل الدین حسن پیلی بھیتی[4] اور مولانا ظہور الحسن جونپوری[5] رحمۃُ اللہِ علیہم کے ساتھ ساتھ مولانا خلیفہ تاج الدین احمد صاحب کا

میں ہوتا ہے، تصانیف میں جامع الشواہد، حاشیہ شرح معانی الآثار اور حاشیہ منیۃ المصلی (التعلیق المجلی) مشہور ہیں۔ ولادت 1286ھ میں راندھیر سُورت ہند میں ہوئی اور 8 جمادی الاولیٰ 1334ھ کو پیلی بھیت (یوپی، ہند) میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک یہیں بیلوں والی مسجد سے متصل قبرستان میں ہے۔

(تذکرہ محدث سورتی، ص44، 65، 111، 177، 180)

1. ان کا تذکرہ ماقبل گزر چکا ہے۔
2. امیر ملّت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ نقشبندی محدّثِ علی پوری رحمۃُ اللہِ علیہ حافِظُ القراٰن، عالمِ باعمل، شیخ المشائخ، مسلمانانِ برِّعظیم کے متحرک رہنما اور مرجعِ خاص وعام تھے۔ ایک زمانہ آپ سے مستفیض ہوا، پیدائش 1257ھ میں ہوئی اور 26 ذیقعدہ 1370ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک علی پور سیّداں (ضلع نارووال، پنجاب) پاکستان میں مرجعِ خلائق ہے۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص113 تا117)
3. سلطانُ الواعظین مولانا سیّد محمد ہدایت رسول لکھنوی عالم، واعظ، شیخِ طریقت، شاعر، مصنف اور تلمیذ وخلیفۂ اعلیٰ حضرت تھے، تصانیف میں **فیوضِ ہدایت** مطبوعہ ہے، غالباً 1276ھ مصطفےٰ آباد (رام پور، یوپی، ہند) میں پیدا ہوئے، 23 رمضان المبارک 1332ھ کو یہیں وصال فرمایا۔

(تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص353، 363)

4. مولانا حافظ خلیل الدین حسن پیلی بھیتی کی پیدائش 1860ء کو پیلی بھیت، یوپی ہند میں ہوئی۔ مقامی علما سے درسی کتب مکمل کیں۔ دورہ حدیث علامہ وصی احمد محدث سورتی سے کر کے فارغ التحصیل ہوئے، بیعت کا شرف علامہ فضل رحمن گنج مراد آبادی سے حاصل کیا۔ زندگی وعظ ونصیحت میں گزاری۔ آپ عالم دین ہونے کے ساتھ بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ حتی کہ امیر مینائی اور داغ دہلوی آپ کی نعتیہ شاعری کے مداح تھے۔ آپ کے نو نعتیہ دیوان یادگار ہیں۔ وصال 7 رجب 1348ھ مطابق 9 دسمبر 1929ء کو فرمایا۔ (تذکرہ محدث سورتی، ص243)
5. مولانا حافظ خلیل الدین حسن پیلی بھیتی اور مولانا ظہور الحسن جونپوری کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔



www.dawateislami.net

بھی خطاب ہوا۔[1]

## انجمن کی مالی امور میں معاونت

کسی بھی تحریک، تنظیم اور ادارے کو چلانے کے لیے مالی پوزیشن مضبوط ہونا ضروری ہوتا ہے، اس سلسلے میں قائم کردہ ورکنگ کمیٹی اس کے لیے تگ و دو کرتی ہے، مولانا خلیفہ تاج الدین احمد صاحب چونکہ انجمن نعمانیہ کی انتظامی کمیٹی کے اہم رکن تھے، اس لیے آپ انجمن نعمانیہ کے ماہانہ و سالانہ اخراجات کے لیے مصروف عمل رہتے، اس کے لیے مختلف اقدامات کیا کرتے تھے، ان کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

(1) مولانا تاج الدین احمد اہم شخصیات کو انجمن کی مجلس انتظامیہ اور عہدہ داران

---

1 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص82

ابتدائی سالوں میں سنہری مسجد میں سالانہ جلسے منعقد ہوتے رہے، اس کے بعد جلسہ کی جگہ وزیر خان مسجد قرار پائی، چنانچہ پیر زادہ مولانا اقبال احمد فاروقی صاحب تحریر فرماتے ہیں: 18 فروری 1894ء انجمن نعمانیہ کا سالانہ جلسہ مسجد وزیر خان لاہور منعقد ہوا۔ (صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص37) کچھ جلسے یہاں ہوئے، اس کے بعد یہ سالانہ جلسے موچی دروازے ہونے لگے جیسا کہ صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور کے صفحہ 50 پر ہے: جنوری 1897ء انجمن نعمانیہ کا سالانہ جلسہ موچی دروازے میں ہوا۔ البتہ! 1901ء کے سالانہ جلسے کے بارے میں لکھا ہے کہ اس سال 25 تا 27 جنوری 1901ء کو سالانہ جلسہ رئیس لاہور نواب شیخ غلام محبوب سبحانی بھاٹی دروازہ لاہور کی کوٹھی کے وسیع میدان میں ہوا۔ (صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص59) اس کے بعد کئی جلسے موچی دروازے منعقد ہوئے، مثلاً 1920ء کو جو جلسہ ہوا تھا اس کی اہم بات یہ تھی کہ اس میں غزالی زماں علامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی صاحب نے ایسی علمی تقریر کی کہ اہل علم اش اش کر اٹھے، علامہ اقبال نے تو بڑھ کر آپ کا سر چوم لیا۔ (صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص179) 1935ء کا سالانہ جلسہ وہ پہلا جلسہ تھا جو دارالعلوم نعمانیہ ٹکسالی دروازہ کے اپنے وسیع صحن میں منعقد ہوا۔ (صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص72)



www.dawateislami.net

میں شامل کرتے، جیسا کہ مجلس انتظامیہ 1899ء اور 1903ء میں مربی والیٔ ریاست بہاولپور[1] نواب محمد صادق خان عباسی[2]، نائب مربی رئیس اعظم وزیر آباد، کرنل راجہ محمد عطاء اللہ، صدر ثانی رسالدار میجر پینشنر سردار بہادر سید امیر علی تھے جبکہ مجلس انتظامیہ کے اراکین میں میونسپل کمشنر لاہور چوہدری فیض بخش، مختار عدالت ہائے لاہور مولوی غلام مصطفی، منیجر ڈائمنڈ جوبلی اسکول لاہور مولوی علم الدین، مالک اخبار جعفر زٹلی لاہور[3] ملا محمد بخش[4] وغیرہ شامل تھے، بعد میں آپ کی کوششوں سے والی افغانستان امیر

---

1. ریاست بہاولپور کی بنیاد 1690ء میں بہادر خان عباسی دوم نے رکھی۔ 1947ء میں تقسیم ہند کے بعد اس ریاست نے پاکستان سے الحاق کیا لیکن 1955ء تک اس کی ریاستی حیثیت برقرار رہی، یہ موجودہ ضلع بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان پر مشتمل تھی۔
2. نواب سر صادق محمد خان چہارم کی پیدائش 1861ء اور وفات 1899ء کو ہوئی، آپ ریاست بہاولپور کے دسویں نواب تھے، لوگ نواب کی دین سے محبت اور رعایا کی خیر خواہی، مرشد سے لگاؤ کی وجہ سے محبت کرتے تھے اور کہا کرتے تھے: پیر ہو تو غلام فرید جیسا اور مرید ہو تو صادق جیسا۔
3. کرنل راجہ محمد عطاء اللہ، سید امیر علی، چوہدری فیض بخش، مولانا غلام مصطفی اور مولانا علم الدین صاحبان کے بارے میں معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔
4. خادم اسلام مولانا منشی محمد بخش چشتی حنفی صاحب دارالعلوم نعمانیہ کے استاذ تھے، مسائل شرعیہ میں اعلیٰ حضرت کو استفتاء بھیجا کرتے تھے، جب تک جواب نہ آتا، بے چین رہتے، آپ کئی خوبیوں کے مالک تھے، پختہ خیال اور خالص عقیدے کے مسلمان تھے، انجمن سے ایک خاص محبت تھی، سالانہ جلسوں میں انجمن کی شان میں خود بھی پر تاثیر نظمیں پڑھتے اور ان کے صاحبزادے مولانا منشی ابو المعانی تاج الدین احمد تاج مجددی صاحب اپنی نظمیں سناتے تھے۔ 25 جون 1937ء میں آپ کو نائب صدر انجمن بنایا گیا، اس زمانے میں آپ ماہنامہ ہنٹر لاہور کے ایڈیٹر و منیجر تھے، 9 صفر 1339ھ سے قبل آپ اس عہدے سے مستعفی ہو گئے تھے، آپ لاہور سے نکلنے والے اخبار جعفر زٹلی کے

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

حبیب اللہ خان بھی انجمن کے مربی و معاون بنے اور انہوں نے انجمن نعمانیہ کے لیے سالانہ ایک ہزار روپے وظیفہ مقرر کیا۔[1]

(2) آپ اہم شخصیات کو انجمن کی کارکردگی بذریعہ مکتوب بھیج کر یا ملاقات کرکے مالی معاونت حاصل کرنے کی کوشش کرتے، چنانچہ انجمن کی کارکردگی اور طریقہ کار کے تحت لکھا گیا: عالی جناب بہادر والی ریاست بہاولپور[2] اور عالی جناب حضور بیگم صاحبہ والیہ[3] ریاست بھوپال[4]----------

مالک بھی تھے، آپ کا وصال 15 ربیع الآخر 1342ھ مطابق 25 نومبر 1923ء کو اس وقت ہوا جب آپ نماز ظہر کا وضو فرما چکے تھے۔ (صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 85، 182، 267، 317)

1 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 20، 70، 155

2 نواب آف بہاولپور محمد بہاول خان پنجم (پیدائش 1883ء، وفات 1907ء) نے یکم جنوری 1904ء کو انجمن نعمانیہ کو چار سو روپیہ سالانہ وظیفہ جاری کیا۔ مزید طلبہ کے لیے خصوصی وظائف بھی جاری کئے جو 1933ء تک جاری رہے۔ (صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 71)

3 سلطان کی خسرو جہاں بیگم (Kaikhusrau Jahan) کی پیدائش 9 جولائی 1858ء اور وفات 12 مئی 1930ء ہے۔ یہ ریاست بھوپال کی چوتھی مسلم خاتون حکمران اور آخری بیگم بھوپال تھیں۔ وہ سلطان شاہ جہاں، بیگم بھوپال کے انتقال کے بعد ریاست بھوپال کی حکمران بنیں اور 1926ء میں اپنے بیٹے نواب حمید اللہ خان کے حق میں اقتدار سے دستبردار ہو گئیں، اس نے انجمن نعمانیہ کی علمی خدمات کا سنا تو اپنے خاص ایلچی کو بھوپال سے لاہور بھیجا، جس نے یکم جولائی 1914ء کو انجمن کے اراکین کے سامنے بیگم صاحبہ کی طرف سے دو سو روپیہ ماہوار کے وظیفے کا اعلان کیا، یہ مخیر اور علم دوست خاتون تھیں، اہل علم کی مالی مدد کرتی تھیں اور دینی اداروں کو مالی امداد دیتی تھیں۔ (صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 80)

4 ریاست بھوپال (Bhopal State) اٹھارویں صدی میں ہندوستان کی ایک آزاد ریاست تھی۔

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

اور عالی جناب نواب صاحب بہادر[1] والیٔ ریاست جوناگڑھ[2] اور دیگر اعلیٰ درجے کے مسلمان والیٔ ریاست نے اس انجمن کے کام کو پسند فرمایا اور گراں قدر عطیوں سے اس کی امداد فرمائی اور انجمن ھذا کی سرپرستی سے اس کو افتخار بخشا۔[3]

(3)دارالعلوم نعمانیہ کے فارغ التحصیل علما اور اس سے وابستگان کو مالی امداد کرنے کی ترغیب دلاتے، جیسا کہ سابق میں **انجمن کے سالانہ جلسے کے لیے کوششیں** کے عنوان کے تحت گزر چکا کہ سالانہ جلسہ کے موقع پر 2ہزار 8سو 83فارغینِ دارالعلوم نعمانیہ علماء کو مکتوب روانہ کئے گئے جس میں سالانہ جلسے میں شرکت سے مالی تعاون کرنے کی درخواست کی گئی اور ان علما نے جوابی مکتوب اور رقوم روانہ کیں۔ مکتوب کا مضمون اور انداز درج ذیل دو مکتوبات میں ملاحظہ کیجئے:

## ☆پہلا مکتوب جو مختلف شخصیات کو بھیجا گیا:

بعالی خدمت! السلام علیکم و برکاتہ! انجمن ہذا کی ضروریات یوماً فیوماً مترقی ہوتی

---

جس کا آغاز 1723ء میں نواب دوست محمد خان نے کیا، 1818ء میں یہ نوابی ریاست قرار پائی اور اس کا اختتام یکم جون 1949ء میں ہوا۔

1. نواب محمد بہادر خان جی سوم 1882ء کو ریاست جوناگڑھ کے والی بنے اور 1892ء میں وفات پائی۔
2. ریاست جوناگڑھ کی بنیاد 1758ء میں محمد بہادر خان جی اول نے رکھی، 1807ء میں اسے نوابی ریاست بنادیا گیا، تقسیم ہند (15اگست 1947ء) کے وقت اس ریاست کے نواب محمد مہابت خان جی سوم نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا۔ پاکستانی حکومت کی طرف سے (15ستمبر 1947ء) کو اس کی منظوری دے دی گئی مگر ہندوستانی فوجوں نے 9نومبر 1947ء کو ریاست جوناگڑھ پر حملہ کر کے غاصبانہ قبضہ کر لیا۔
3. صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص97



www.dawateislami.net

جاتی ہیں اور اب تک کوئی معتدبہ مستقل آمدنی کی صورت بروئے کار نہیں آئی، انجمن ہذا نے جیسا کہ درخواست بالا سے جناب پر واضح ہو جائے گا تجویز کیا ہے کہ ایک درخواست بصورتِ محضر نامہ ایسی باخبر و برکت اسلامی والیان ریاست کی خدمت میں ارسال کی جا رہی ہے، تاکہ بعون و نصرتِ الٰہی ان کو امداد کرنے کی انجمن ہذا کے لیے توفیق رفیق ہو۔ چونکہ جناب اس کارِ خیر کے ہمیشہ سے معاون اور مددگار رہے ہیں، درخواست مطبوعہ بدیں غرض ارسال خدمت والا ہے کہ اس پر اپنے دستخط مبارک بدستِ خاص ثبت فرما کر اراکین انجمن کو مشکور فرمادیں اور موید ین حق میں عند اللہ ماجور ہوں تاکہ بعد ایسے تمام دستخط آجانے کے (جو اسی طرح دیگر عمائد و معاونین کی خدمت میں دیگر نقول مطبوعہ ہذا بھیجی گئی ہیں) ایک درخواست جس پر تمام ایسے دستخط نقل کر دیئے جائیں مرتب کر کے ارسال ہو سکے اور اصل دستخط دفتر انجمن میں محفوظ رہیں۔ براہِ کرم دستخط ثبت فرما کر بہت جلد واپس فرمایا جاوے خواہ بیرنگ ہی ہو۔ تاکہ یکم ستمبر سے عملدرآمد ہو سکے۔

العارض: تاج الدین احمد وکیل چیف کورٹ دبیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور[1]

## ☆دوسرا مکتوب جو اولی افغانستان کو فارسی میں بھیجا گیا:

از انجمن نعمانیہ لاہور، بعالی خدمت والا نعمت جناب سردار محمد خان صاحب عہدہ دار سرکار حضرت ا میر المومنین سراج الملۃ والدین کمپ ہز می جسٹی سلطان کابل خلد اللہ ملکہ

بعد ابدائے ہدیہ سلام سنت الاسلام و دعائے تزاید مناصب دینی و ترقی مراتب دنیوی معروض خدمت والا اورجت آنکہ: اصل عرضداشت مشعر حالات ''دارالعلوم

1 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 127



www.dawateislami.net

نعمانیہ ‘‘ کہ بسر پرستی انجمن نعمانیہ در شہر لاہور از بست سال جاری است بحضور امیر المومنین سراج الملہ والدین ارسال داشتہ شدو نقلش باضلاک عریضہ ہذا مرسل خدمت والا ست، بدین ترقب کہ براہ حمیت حنفیت در حضور دربار شاہی بدو کلمہ خیر تائید درخواست مذکور نمودہ ذخائر حسنات ثواب جمیل و اجر جزیل از معاونت امردین بحکم الدال علی الخیر کفاعلہ جمع فرمائید۔

العارض:(تاج الدین احمد)وکیل چیف کورٹ پنجاب،دبیر انجمن نعمانہ لاہور،1897ءلاہور[1]

☆آپ سالانہ جلسہ کے دوران اوراس کے علاوہ بھی انجمن کے وابستگان کو مالی معاونت کی ترغیب دلاتے، جس پر ان کی طرف سے تعاون کیا جاتا تھا، اس تعلق سے 43ویں جلسے کی روئیداد کا وہ حصہ ملاحظہ فرمایئے جس میں اس تعاون کا ذکر ہے:

جناب مفتی محمد عظیم صاحب جمعہ سے ہی آگئے اور دوشنبہ تک فقیر (مولانا تاج الدین احمد) کے شامل حال رہے، مہمان داری کا اہتمام بطور منتظم محض ان کے متعلق رہا اور ماتحتی کا کام سردار محمد نے انجام (دیا) مفتی صاحب نے اپنا چندہ۔۔۔روپیہ داخل کیا اور تین روپیہ بابت خوراک کے بھی داخل کر دیئے، حافظ عمر الدین صاحب[2] جمعہ سے اتوار کے بعد کی شب اختتام جلسہ تک جلسہ گاہ میں رہے اور۔۔۔روپے کا وعدہ اپنے اور اپنے متعلقین کی طرف سے لکھوایا۔ حافظ صاحب ممدوح کے بھائی حافظ امیر بخش صاحب پنشنر نے خاص جائیداد انجمن کے نام وقف کرنے کا ارادہ حافظ عمر الدین صاحب و منصرم صاحب کے پاس ظاہر کیا اور مہمانوں کی دعوت کے بدلے نقد عطا کرنے کا بھی۔بقول منصرم صاحب

❶صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص155

❷حافظ عمر الدین صاحب لاہور میں نائب تحصیل دار اور رکن مجلس انتظامیہ انجمن نعمانیہ تھے۔

(صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص21)



www.dawateislami.net

چوہدری محمد بخش صاحب شروع جلسہ سے ظہر تک اور بعد میں مغرب سے آخیر جلسہ تک ہر سہ یوم موجود رہے اور ایک سو روپیہ مقررہ سالانہ اپنے نام محسوب کرایا۔ شیخ ولایت بخش صاحب جمعہ اور اتوار برابر اور ہفتہ کو پہلے وقت کے سوائے جلسہ میں حاضر رہے، تبرک وہی تقسیم کرتے رہے اور پانچ روپیہ شیخ عزیز الدین سے وصول کر کے داخل کیے، (مولانا خلیفہ تاج الدین صاحب کے بیٹے) خلیفہ حافظ منیر الدین صاحب ہر سہ یوم جلسہ میں بالا کثر موجود رہے اور ان کے ایک متعلقہ عفیفہ (خاتون) نے دو چوڑیاں طلائی (سونے کی) دار العلوم کے لیے عطا فرمائیں، جن کا وزن معطیہ (عطیہ دینے والی) کے بیان سے قریب دو تولہ اور قیمت چوالیس روپے بیان کی گئی۔[1]

## انجمن کے لیے مختلف شہروں کا سفر

مولانا تاج الدین صاحب اپنے رفقا کے ساتھ مختلف شہروں میں جا کر مخیر حضرات کو انجمن اور دار العلوم نعمانیہ کی سرپرستی اعانت کے لیے راضی کرتے، مثلاً ☆1890ء میں آپ حافظ چراغ دین صاحب[2] کے ہمراہ بہاولپور تشریف لے گئے وہاں نواب آف

---

1 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص307
اس میں ذکر کردہ شخصیات مفتی سید محمد عظیم مرادآبادی صاحب، سردار محمد، حافظ امیر بخش، چوہدری محمد بخش، شیخ ولایت بخش اور شیخ عزیز الدین صاحبان کے بارے میں معلومات نہ مل سکیں۔

2 حافظ چراغ دین سوداگر انجمن نعمانیہ کے اہم رکن تھے، 1899ء میں آپ کو امین انجمن یعنی خزانچی کا عہدہ تفویض کیا گیا، مئی 1913ء میں حافظ صاحب نے اپنے ذاتی مکان میں طالبات کے لیے دار العلوم بنایا جس میں 15 مئی سے داخلے شروع ہوئے، 1338ھ مطابق 1919ء میں انجمن نعمانیہ نے مسجد میاں سرشت محلہ سید مٹھا، بازار حکیماں، اندرون بھاٹی دروازہ میں مقامی بچوں کے حفظ و ناظرہ کا مدرسہ

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

بہاولپور کی سالگرہ کی تقریب میں انجمن کا تعارف کروا کر چندے کی اپیل کی، تقریب میں موجود مشہور صوفی بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید[1] رحمۃُ اللہِ علیہ نے انجمن کی مالی مدد کی۔

☆ستمبر 1890ء میں حافظ چراغ دین صاحب کے ہمراہ ممبئی تشریف لے گئے، آپ کی کوشش سے کئی رؤسا نے انجمن کے لیے وظیفے مقرر کئے۔

☆ستمبر 1896ء میں خلیفہ عبد اللہ،[2] مولانا قمر الدین[3] اور حافظ چراغ الدین صاحبان کے ساتھ ملک کے کئی شہروں مثلاً بٹالہ شریف، جالندھر اور گجرات ہند تشریف لے گئے اور کافی کامیابی حاصل کی۔[4]

## انجمن کے لیے تحریری کام

مولانا تاج الدین صاحب کافی عرصہ دبیر انجمن (سیکرٹری) رہے اور دبیر کی ذمہ داریوں میں تمام تحریری کام ہوتے تھے، مثلاً جلسوں کی اطلاعیں جاری کرنا، روئیدادہائے

---

قائم کیا تو اس کا نگران حافظ چراغ الدین کو مقرر کیا گیا۔ (صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص82، 89)

1. مشہور صوفی بزرگ، صاحب دیوان شاعر حضرت خواجہ غلام فرید چشتی نظامی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1261ھ کو چاچڑاں شریف (ضلع بہاول پور) میں ہوئی۔ وصال 6 ربیع الآخر 1382ھ کو فرمایا، مزار مبارک کوٹ مٹھن شریف ضلع راجن پور پنجاب پاکستان میں مرجع خواص و عام ہے۔ آپ خانقاہ چشتیہ نظامیہ چاچڑاں شریف کے سجادہ نشین اور سلسلہ چشتیہ کے مشہور شیخ طریقت تھے، آپ کو سرائیکی علاقے میں مقبولیت عامہ حاصل ہے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/371 تا 378)
2. خلیفہ محمد عبد اللہ صاحب منصرم نعمانیہ 1899ء میں مہتمم کتب خانہ یعنی لائبریرین انجمن تھے۔ حافظ مظفر الدین صاحب آپ کے بیٹے تھے جنہوں نے انجمن کے سالانہ جلسے (25 تا 27 ستمبر 1925ء) میں تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا تھا۔ (صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص21)
3. مولانا قمر الدین صاحب کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔
4. صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص41، 49



www.dawateislami.net

جلسہ لکھنا یا لکھوانا اور سنانا، جلسے میں امورِ متعلقہ پیش کرنا، انجمن کی جانب سے ہر قسم کی خط وکتابت کرنا، تمام کاغذات و دستاویزات متعلق حقوق جائداد انجمن اس کی تحویل میں رہتی تھیں، چنانچہ آپ نے اپنی یہ تمام ذمہ داریاں بحسن وخوبی سر انجام دیں۔

☆ آپ نے انجمن کی کئی سالانہ رپورٹس تیار کیں، ہر سال سالانہ جلسے کے لیے مکتوب روانہ کیا کرتے تھے۔[1] دیگر تحریری کام مثلاً انجمن کا تعارف اور مختلف حضرات کو مراسلے بھی آپ تیار کرتے تھے، چنانچہ 1347ھ مطابق 1928ء میں آپ نے اردو میں انجمن کا تعارف تحریر فرمایا اور 1920ء کو اسے فارسی میں منتقل فرمایا جو سربراہانِ مملکت افغانستان اور حیدرآباد دکن کو بھیجا گیا۔[2]

☆ انجمن نعمانیہ کے ماہواری رسالے کے مدیر بھی آپ تھے، اس رسالے میں مختلف علما کے مضامین، انجمن کی خبریں اور انجمن کے جلسوں اور مشوروں کی تفصیل شائع کی جاتی تھی، آپ مضامین کے حصول کے لیے علما سے رابطے میں رہتے اور انہیں مضامین لکھنے کا طریقہ کار بتاتے۔ چنانچہ فارغین دار العلوم نعمانیہ کو سالانہ جلسے میں آنے کی دعوت دیتے ہوئے مضامین کے بارے میں لکھا: جو صاحب اپنا تحریری مضمون بھیجنا چاہیں، ان کو 20 جمادی الثانی تک بھیج دینا چاہئے تاکہ شوریٰ میں پیش کر (دیا جائے) اگر پسند کیا جائے تو انضباط اوقات میں درج ہو سکے، جو بہر حال تواریخ جلسہ سے پہلے چھپ جائے گا۔[3]

---

1 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص82، 49

2 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص149

3 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص305



www.dawateislami.net

## انجمن نعمانیہ اور انجمن حمایت اسلام کو یکجا کرنے کی کوشش

☆انجمن نعمانیہ اور انجمن حمایت اسلام[1] کا مقصد چونکہ مسلمانوں میں تعلیم کو عام کرنا تھا، انجمن نعمانیہ دینی اور انجمن حمایتِ اسلام دنیاوی تعلیم عام کر رہی تھی، دردمند مسلمانوں نے سوچا کہ ان دونوں کو یکجا کر کے ایک ایسا عظیم تعلیمی ادارہ قائم کیا جائے جو دینی اور دنیاوی علوم کا سرچشمہ ہو۔[2] چنانچہ،

6ربیع الاول 1315ھ مطابق 5اگست 1897ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں دونوں کے اراکین کا اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں مولانا تاج الدین احمد صاحب انجمن نعمانیہ کی جانب سے شریک ہوئے تھے، اسی اجلاس میں دونوں انجمنوں کے زُعَمانے ایک دوسرے کا مؤقف سنا اور مزید اجلاس کا طے کیا، دیگر اجلاس منعقد ہونے کے بعد بھی دونوں انجمنوں کے یکجا ہونے پر اتفاق نہ ہو سکا۔

البتہ! انجمن حمایتِ اسلام نے انجمن نعمانیہ کے علمی تعاون سے اپنے تحت علومِ اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کے لیے ایک ادارہ بنانے کا طے کیا تاکہ ان کے ہاں جس کام کی کمی ہے وہ پوری ہو سکے، اسی کے بعد حضرت مولانا حاجی قاضی خلیفہ حافظ حمید الدین

---

1 مسلمانوں میں دنیاوی تعلیم عام کرنے، غریبوں اور یتیموں کی کفالت کرنے کے لئے خلیفہ حمید الدین احمد قاضی لاہور نے اپنے رفقا کے ساتھ مل کر 3ذوالحجہ 1301ھ مطابق 24ستمبر 1884ء مسجد بوکن خان موچی گیٹ لاہور میں انجمن حمایتِ اسلام کا آغاز کیا، اس انجمن نے اسکول و کالج کھولنے اور طلبہ کو جدید علوم سے روشناس کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

(تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور، ص249... صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص51)

2 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص51



www.dawateislami.net

صدیقی لاہوری[1] نے مدرسہ حمیدیہ[2] کا آغاز کیا۔[3]

## فتنہ مرزائیت کا مقابلہ

مشرقی پنجاب کے ضلع گرداسپور کے علاقے قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانی نے 1891ء میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا، پھر مسیح موعود، مہدی معہود، ظلِ نبی اور پھر مستقل نبی ہونے کا اعلان کر دیا، تمام علما نے اس فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، اس پر مرزا

1 حضرت مولانا حاجی مفتی قاضی خلیفہ حافظ حمید الدین صدیقی لاہوری کی پیدائش لاہور کے مشہور علمی گھرانے میں ہوئی۔ آپ کے جد امجد مولوی غلام فرید مغلیہ بادشاہ محمد شاہ رنگیلا کے دور میں عالم شہیر اور بہترین مدرس تھے، درس و تدریس میں شہرت پائی، وصال 1212ھ مطابق 1797ء میں ہوا، ان کے دو صاحبزادے خلیفہ غلام اللہ اور خلیفہ غلام رسول سکھوں کے دور کے معزز علما و مدرسین تھے۔ شاہ عالمی دروازے کی دو منزلہ عمارت میں تعلیم و تعلم میں مصروف رہتے تھے، زندگی بھر اس میں مصروف رہ کر وصال فرمایا۔ خلیفہ حمید الدین مولانا خلیفہ غلام اللہ کے صاحبزادے تھے۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور، ص 127) خلیفہ حمید الدین فاضل اجل اور عالم متبحر تھے۔ ان کا وصال 2 ذوالحجہ 1313ھ مطابق 15 مئی 1896ء بروز جمعہ ہوا۔ ان کے بیٹے خان بہادر خلیفہ عماد الدین بھی عالم دین، معزز شہر اور ہر دلعزیز تھے، یہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس انبالہ رہے۔ ان کا انتقال 11 اگست 1917ء کو ہوا۔ ان کے بیٹے ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین ہیں۔ (اخبار الوفیات، ص 69 تا 74)

2 دار العلوم مدرسہ حمیدیہ لاہور کا آغاز حضرت مولانا قاضی خلیفہ حافظ حمید الدین صدیقی صاحب (بانی وصدر انجمن حمایت اسلام) نے انجمن حمایت اسلام کے تحت 20 جمادی الاولیٰ 1315ھ مطابق 17 اکتوبر 1897ء کو فرمایا۔ مولانا مفتی عبد اللہ ٹونکی، مولانا غلام اللہ قصوری، مولانا محمد ذاکر بگوی اور مولانا پروفیسر اصغر علی روحی رحمۃُ اللہِ علیہم جیسے اکابرین نے اس مدرسے میں پڑھانے کا سلسلہ رکھا، یہ مدرسہ 1328ھ مطابق 1910ء تک قائم رہا، کثیر طلبہ اس سے مستفیض ہوئے۔

(امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص 132... صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 53، 57)

3 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 52، 57



www.dawateislami.net

قادیانی نے 22 جولائی 1900ء کو قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ صاحب[1] اور دیگر 86 علما کو عربی میں تفسیر نویسی (تحریری مباحثے) کا چیلنج دے دیا۔ پیر مہر علی شاہ صاحب نے 25 جولائی 1900ء کو جواب دیتے ہوئے 25 اگست 1900ء بمقام لاہور مقابلے کا چیلنج قبول کیا۔ پیر صاحب اور دیگر علما 24 اگست لاہور پہنچ گئے، مگر مرزا قادیانی نہ آیا، جب اس کے آنے سے مایوسی ہو گئی تو 27 اگست کو شاہی مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا اس میں دیگر علما کے ساتھ دار العلوم نعمانیہ کے مدرس حضرت مولانا ابو الفیض محمد حسن فیضی[2] رحمۃُ اللہِ علیہ نے انعقاد جلسہ اور کاروائی مباحثہ کے بارے میں ایک تحریر سنائی اور اپنی پرزور تقریر میں تفصیلاً یہ بیان کیا کہ مرزا سے پہلے بھی دنیا میں کئی جھوٹے نبی، مسیح، مہدی ہونے کے دعویدار پیدا ہوئے مگر ذلت و خواری ان کا مقدر بنی، اس مردود کا بھی یہی انجام ہو گا،

---

1 قبلۂ عالم، تاجدارِ گولڑہ حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1275ھ میں گولڑہ شریف (اسلام آباد، پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور 29 صفر 1356ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار گولڑہ شریف میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ آپ جید عالمِ دین، مرجعِ علما، شیخِ طریقت، کئی کتب کے مصنف، مجاہدِ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر اور عظیم و مؤثر شخصیت کے مالک تھے۔

(مہرِ منیر، ص 61، 335... فیضانِ پیر مہر علی شاہ، ص 4، 32)

2 مجاہدِ ختمِ نبوت حضرت مولانا محمد حسن فیضی رحمۃُ اللہِ علیہ چکوال (پنجاب) کے مشہور عالمِ دین، فاضل علومِ اسلامیہ، عربی ادیب و شاعر، مدرس جامعہ نعمانیہ لاہور، کئی کتب کے مصنف اور فتنۂ قادیانیت کی بھرپور انداز میں سرکوبی کرنے والے علمائے اہلِ سنّت میں شامل تھے۔ آپ کی پیدائش 1276ھ اور وصال 5 رجب 1319ھ کو ہوا، مزار مبارک بھی ضلع چکوال میں ہے، علّامۂ زمن حضرتِ مولانا فیضُ الحسن فیض رحمۃُ اللہِ علیہ (ولادت 1300ھ، وفات جمادی الاولیٰ 1347ھ) آپ کے صاحبزادے اور علمی جانشین تھے۔

(تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص 96 تا 100... مولانا فیضی کا قصیدہ یہ مہملہ، ص 2)



www.dawateislami.net

پھر حضرت مولانا خلیفہ تاج الدین احمد صاحب نے مولانا محمد حسن فیضی صاحب کی تائید کی اور مرزا کے چند اشتہارات سے اس کی اس قسم کی کاروائیوں پر نہایت تہذیب اور شائستگی سے نکتہ چینی کی اور حاضرین جلسہ کو واضح کیا یہ کتنا بڑا فتنہ ہے۔[1]

## حج بیت اللہ

ذوالحجہ 1329ھ مطابق دسمبر 1911ء میں آپ نے حج کی سعادت حاصل کی، حج سے واپسی پر انجمن نعمانیہ کے کئی ذمہ داران آپ کے استقبال کے لیے ممبئ پہنچے، مولانا محرم علی چشتی صاحب[2] نے نظم لکھی:

---

1 مہر منیر، ص165 تا236 ملخصاً

2 حضرت مولانا محرم علی چشتی لاہوری کی پیدائش لاہور کے ایک علمی وروحانی چشتی خاندان میں 6 محرم 1280ھ مطابق 23 جون 1863ء کو ہوئی اور آپ نے 28 جمادی الاولیٰ 1353ھ مطابق 8 ستمبر 1934ء کو وفات پائی، لاہور میں دفن کئے گئے، آپ نے اسلامی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دنیاوی تعلیم کی طرف توجہ دی، علی گڑھ یونیورسٹی سے بی اے کیا، بعد میں وکالت کی ڈگری بھی حاصل کی، آپ کو عربی، فارسی، اردو اور انگریزی میں عبور تھا، میدان صحافت میں قدم رکھا اور اخبار رفیق ہند کا آغاز کیا، وکالت بھی کرتے رہے، آپ اچھے اسلامی صاحب دیوان شاعر بھی تھے، کئی اسلامی کتب بھی لکھیں، آپ کا شمار انجمن نعمانیہ کے بانی اراکین میں ہوتا ہے، پھر بالترتیب جنرل سیکرٹری، صدر ثانی، صدر اور دار العلوم نعمانیہ کے ناظم اعلیٰ بنائے گئے، آپ ذہانت وفطانت، جودت طبع، تیزی خیالات اور ہمدردی قوم وملت میں مشہور تھے، بیرون شہر کے علما جب لاہور آتے تو آپ کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے، آپ حضرت مستان شاہ قابلی کے مرید اور قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ صاحب کے عقیدت مند تھے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب سے آپ کا بہترین رابطہ تھا، آپ نے 15 جمادی الاخری 1330ھ کو اعلیٰ حضرت کو دس سوالات روانہ کئے،

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

| | |
|---|---|
| للہ الحمد کہ لاہور میں پھر کر آیا | "تاجدین" لے کے عجب شان کے گوہر آیا |
| جسم لاہور، بغیر اس کے ہوا تھا مردہ | جسم میں شکر ہے پھر روح کا جوہر آیا |
| تھی پراگندہ بہت مجلس اخوان صفا | رحمت حق ہے کہ مجلس کا یہ افسر آیا |
| ایسے مومن کی بھلا شان بیان ہو کیسے | جو کہ خاص از حرم خالق اکبر آیا |
| بندۂ خاص علی خادم اصحاب رسول | چاشنی یافتہ زمزم و کوثر آیا |
| اس کی آمد سے ہے لاہور میں خوشبو ہر سو | کیونکہ از بوئے مدینہ ہے معطر آیا |
| مومنوں کے لیے دیدار ہے اس کا نعمت | زائر روضہ دربار پیمبر آیا |
| سرمہ اہل بصیرت ہے قدم میں اس کے | خاک صحرائے مدینہ کا مسافر آیا |
| "تاجدین" پہلے سے تھا زیب سر مومن | اب عجب شان سے از روضہ انور آیا |
| طائر شہر مدینہ کو نہ چھوڑیں گے کبھی | شکر صد شکر کہ لاہور میں اڑ کر آیا |

چشتی و مفتی کو شکوہ ہے بہت اس سے مگر

نہ انہیں لے کے گیا اور نہ لے کر آیا(1)

لاہور اسٹیشن پہنچنے پر جم غفیر نے استقبال کیا، 19 جمادی الاولیٰ 1330ھ مطابق 6

اعلیٰ حضرت نے اس کے جواب میں ایک تاریخی فتویٰ لکھا جو مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے، مولانا ابراہیم علی چشتی (رکن مجلس عاملہ انجمن نعمانیہ لاہور و نگران لائبریری انجمن ہذا) آپکے فرزند اور جانشین تھے۔(امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص 35 تا 53 ... تجلیات مہر انور، ص 817 ... فتاویٰ رضویہ، 29/591 تا 611 ... صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 102، 154، 194)

❶ اس نظم کے آخری شعر میں چشتی سے مراد مولانا محرم علی چشتی صاحب اور مفتی سے مراد حضرت مولانا حکیم مفتی محمد سلیم اللہ خان لاہوری صاحب ہیں۔



www.dawateislami.net

مئی 1912ء کو آپ کو استقبالیہ دیا گیا، جس میں مولانا نور بخش توکلی[1] اور حاجی شمس الدین[2] صاحبان نے آپ کی شان میں مناقب پڑھیں۔[3]

## اعلیٰ حضرت سے تعلق

☆ اراکین انجمن نعمانیہ لاہور کا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ سے مضبوط

1. مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ نور بخش توکلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1305ھ مطابق 1887ء کو موضع چک قاضیاں (ضلع لدھیانہ، مشرقی پنجاب، ہند) میں اور وفات 13 جمادی الاولیٰ 1367ھ مطابق 24 مارچ 1948ء کو فیصل آباد پاکستان میں ہوئی، جنرل بس اسٹینڈ کے قریب مزار حضرت نور شاہ ولی قدس سرہ کے احاطے میں تدفین ہوئی، آپ نے ایم اے عربی کا امتحان علی گڑھ یونیورسٹی سے پاس کیا، علمائے اہل سنت سے علم دین حاصل کیا، حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃُ اللہِ علیہ سے بیعت کر کے خلافت سے سرفراز ہوئے، آپ نے مختلف اسکولز و کالج میں تدریس کی، دار العلوم انجمن نعمانیہ کے ناظم تعلیمات، ماہواری رسالۂ انجمن کے ایڈیٹر رہے، آپ نے بیس سے زائد کتب و رسائل تالیف فرمائے، آپ نے بطور مستفتی اعلیٰ حضرت سے استفادہ کیا۔ رد ابطال پر مشتمل بہترین کتاب انوار آفتاب صداقت (وہ تاریخی کتاب جسے اعلیٰ حضرت نے مصنف سے خود سن کر تصدیق و تقریظ عطا فرمائی) کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا: خاکسار نے انوار آفتاب صداقت مصنفہ مولانا مولوی حاجی قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی کو متعدد مقامات سے دیکھا۔ مصنف نے ہر جگہ عقیدۂ اہل سنت و جماعت کے ثبوت میں دلائل واضحہ و براہین قاطعہ پیش کئے ہیں اور ان مسائل پر قلم اٹھایا ہے جن کی تردید نہایت ضروری ہے۔

(سیرت رسول عربی، ص17 تا 20... فتاویٰ رضویہ، 7/480، 485 قدیم... انوار آفتاب صداقت، ص46)

2. حضرت مولانا منشی شمس الدین شائق صاحب ایک علمی شخصیت تھے، آپ نے کئی کتب لکھیں، قرآن پاک کا اشعار میں ترجمہ بھی لکھا جو مطبوع ہونے کے بعد مقبول ہوا، انجمن نعمانیہ کے ابتدائی سالوں میں آپ اس کے صدر بھی رہے۔ (صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 21، 22، 52)

3. صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 102، 210



www.dawateislami.net

رابطہ تھا، اپریل تاجون 1912ء میں انجمن نعمانیہ کی جوروئیداد شائع ہوئی، اس کے ابتدائیہ میں چند جید علمائے اہل سنت کی وفات کا ذکر کر کے افسوس کا اظہار کیا گیا اور پھر عوام اہل سنت کو دلاسہ دیا گیا کہ اللہ کے فضل سے ابھی اہل سنت کے جید علمائے کرام خدمت دین کے لیے موجود ہیں، اس کے بعد آٹھ علمائے کرام کے نام مع القابات ذکر کئے اعلیٰ حضرت کا ذکر ان الفاظ سے کیا: اعلیٰ حضرت، مجدد مائتہ حاضرہ، مؤید ملت طاہرہ، آیۃ من آیات اللہ، حجۃ من حجج اللہ الطاہر، علامہ زماں، فہامہ سیگاں، حافظ قرآن، واعظ خوش بیاں، سرکوب وہابیاں، بیخ کن نیچریاں، حضرت مولانا قاری احمد رضا خان محدث بریلوی قادری دام فیضہ الصوری المعنوی۔[1]

☆اراکین انجمن کی طرف سے مسائل پر کئی استفتاء اعلیٰ حضرت کو بھیجے گئے،[2] ایک استفتاء راقم کے پیش نظر ہے جو 13 ذوالحجہ 1332ھ کو انجمن نعمانیہ کی جانب سے ہے اور مستفتیان میں مولانا سلیم اللہ خاں، مولانا نور بخش توکلی اور مولانا تاج الدین احمد کا نام درج ہے۔[3] اعلیٰ حضرت کی جانب سے جب جواب آتا تو یہ حضرات بہت خوشی کا اظہار کرتے چنانچہ مولانا شاہ محرم علی صاحب اعلیٰ حضرت کی خدمت میں تحریر کرتے ہیں: جناب مخدوم و معظم من حضرت مولانا صاحب ادام اللہ فیوضکم! بعد ہدیہ سلام سنت الاسلام گزارش، والا نامہ رجسٹری شدہ پہنچا۔ مولانا مولوی حاجی تاج الدین احمد صاحب وہ

1 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 78

2 امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص 57 تا 59

3 فتاویٰ رضویہ، 18/488



www.dawateislami.net

افتخار نامہ لے کر غریب خانہ پر تشریف لائے۔ باوجود یہ کہ حضرت مولانا مولوی محمد اکرام الدین صاحب بخاری[1] کی طبیعت پندرہ بیس روز سے سخت ناساز ہے، اسی وقت ان کو تکلیف دی گئی اور وہ بھی تشریف لائے۔ عریضہ ہذا لکھنے کے وقت دو صاحبان غریب خانہ پر موجود ہیں۔ جناب نے جس روشن ضمیر اور امداد باطنی سے قلم برداشتہ اس قدر عجلت میں ایسا بے نظیر و مستند فتویٰ[2] بنصوص صحیحہ رقم فرمایا ہے، اس کو دیکھ کر میرے دونوں جلیس (مولانا تاج الدین اور مولانا اکرام الدین صاحبان) حاضر وقت تا حال وجد میں (یعنی بہت خوش) ہیں اور بار بار اللھم بارك فی عمرھم واقبالھم ومجدھم وایمانھم وعلوشانھم فی الدارین کا وظیفہ کر رہے ہیں، مجھے تا حال بغور مطالعہ کا موقع نہ ملا کیونکہ دونوں حضرات اس کو حرزِ جاں بنائے ہوئے ہیں اور دو دن تک اپنے پاس رکھنے کا اصرار کر رہے ہیں۔[3]

---

1 واعظ الاسلام مولانا سید محمد اکرام الدین اختر بخاری صاحب عالم دین، شیخ طریقت، شاعر اسلام اور بہترین واعظ تھے، علامہ فضل رحمن گنج مراد آبادی نقشبندی قادری اور مولانا عمر ضیاء الدین عثمانی کردی رحمۃُ اللہِ علیہما کے خلیفہ تھے، آپ شعر و سخن کا بہترین ذوق رکھتے تھے، 1330ھ میں آپ جامع مسجد وزیر خان کے خطیب تھے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی علمیت و مجددیت کے قائل اور بذریعہ استفتاء فیض یافتہ تھے۔ مزید تفصیلات حاصل نہ ہو سکیں۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت، ص 71...امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص 85 تا 93)

2 یہ فتویٰ فتاویٰ رضویہ کی گیارہویں جلد کے صفحہ 487 تا 505 پر موجود ہے۔ جس پر دیگر علما کے ساتھ مفتی حکیم سلیم اللہ صاحب صدر انجمن نعمانیہ لاہور کی تصدیق بھی ہے، چنانچہ مفتی سلیم اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں: الجواب صحیح وموثق بنصوص الصحیح و روایات المستند جزاہ اللہ خیرا الجزاء فی الدارین الراقم الفاضل الجلیل وعلامۃ النبیل آیۃ میں ایات اللہ۔

3 فتاویٰ رضویہ، 29/591



www.dawateislami.net

☆ اعلیٰ حضرت بھی انجمن اور اراکین انجمن کو اپنی شفقتوں اور دعاؤں سے نوازتے تھے۔ چنانچہ ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے انجمن کے بارے میں اپنے جذبات اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

اللہ عزوجل انجمن کو مبارک تر کرے اور اہل سنت کو اس سے نفع عظیم پہنچائے۔ کئی سال سے بحمدہ تعالیٰ فقیر اسے خالص انجمن اہل سنت و جماعت سمجھتا ہے اور بفضلہ تعالیٰ کوئی امر قابلِ شکایت معلوم نہ ہوا، مگر مولانا اس فقیر حقیر کے ذمہ کاموں کی بے انتہا کثرت ہے اور اس پر نقاہت و ضعفِ قوت اور اس پر محض تنہائی و وحدت، ایسے امور ہیں کہ فقیر کو دوسرے کام کی طرف متوجہ ہونے سے مجبورانہ باز رکھتے ہیں۔ خود اپنے مدرسہ میں قدم رکھنے تک کی فرصت نہیں ملتی۔ یہ خدمت کہ فقیر سراپا تقصیر سے میرے مولائے اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم محض اپنے کرم سے لے رہے ہیں۔ اہل سنت و مذہبِ اہل سنت ہی کی خدمت ہے جو صاحب چاہیں جتنے دن چاہیں فقیر کے یہاں اقامت فرمائیں۔ مہینہ دو مہینہ، سال دو سال اور فقیر کا جو منٹ خالی دیکھیں یا جس وقت فقیر کو کوئی ذاتی کام کرتے دیکھیں، اسی وقت مواخذہ فرمائیں کہ تُو اتنی دیر میں دوسرا کام کر سکتا تھا اور جب بحمدہ تعالیٰ سارا وقت آپ ہی کے مذہب کی خدمت گاری میں گزرتا ہے تو اب یہ کام اگر فضول یا دوسرا اس سے اہم ہو تو مجھے ہدایت فرمائی جائے، ورنہ فقیر کا عذر قابل قبول ہے۔ مولوی سید دیدار علی صاحب و مولوی ابو الفرح عبد الحمید صاحب [1] نے فقیر سے

---

[1] مولانا حکیم ابو الفرح محمد عبد الحمید حنفی قادری لاہور کے باشندے تھے، لاہور میں قائم ہونے والی بزم حنفیہ کے سیکرٹری اور بعد میں صدر منتخب ہوئے، آپ نے بذریعہ استفتاء اعلیٰ حضرت امام احمد رضا (باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

ایک انجمن قائم کرکے اس کی خدمات انجام دینے کو فرمایا۔ فقیر نے گزارش کی کہ جو کام اللہ عزوجل یہاں سے لے رہا ہے، ضروری ہے یا نہیں؟ فرمایا: سخت ضروری، فقیر نے عرض کی، دوسرے کوئی صاحب اس پر مقرر فرمادیجئے اور مجھ سے کوئی اور خدمت اہل سنت لیجئے، فرمایا نہ دوسرا کوئی اسے کر سکتا ہے، نہ دس آدمی مل کر انجام دے سکتے ہیں۔ فقیر نے گزارش کی پھر عذر واضح ہے، غرض انجمن اہلِ سنت جو اہم مقاصد چاہے ان میں سے ایک میرے مقدور بھر بالفعل موجود ہے تو اسی کو خدمتِ انجمن تصور فرمائیں، میں جہاں ہوں اور جس حال میں ہوں، مذہب اہل سنت کا ادنیٰ خدمت گار اور اپنے سنی بھائیوں کا خیر خواہ ہوں۔ البتہ وجوہِ مذکورہ بالا سے نہ کہیں آنے جانے کی فرصت نہ طاقت، نہ اپنا کام چھوڑ کر دوسرا کام لینے کی لیاقت۔[1]

☆ مولانا خلیفہ تاج الدین احمد رحمۃُ اللہِ علیہ نے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا جس میں آپ سے دار العلوم نعمانیہ کی خدمت کے لیے درخواست کی گئی کہ آپ لاہور تشریف لاکر انجمن نعمانیہ کی سرپرستی بھی فرمائیں۔ چنانچہ 1328ھ / 1909ء میں اعلیٰ حضرت نے خلیفہ تاج الدین احمد صاحب کو اپنی طرف سے معذرت

خان صاحب سے استفادہ کیا، فتاویٰ رضویہ میں آپ کے چار استفتاء موجود ہیں، آپ اعلیٰ حضرت سے کتنی عقیدت رکھتے تھے، اس کا اندازہ ان القابات سے لگایا جاسکتا ہے جو آپ نے اپنے استفتاء میں لکھے ہیں، ملاحظہ کیجئے: بحضرت فیض درجت، عظیم البرکت، فاضل کبیر، کامل تحریر، امام العلماء المحققین، مقدام الفضلاء المدققین، عالم عظیم الشان، اعلیٰ حضرت، مولانا المکرم، ذا المجد والکرام، مولانا مولوی حاجی صوفی حافظ مفتی محمد احمد رضا خاں صاحب ادام اللہ فیوضھم۔

(امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص 103 تا 107)

[1] فتاویٰ رضویہ، 29/ 591 تا 611



www.dawateislami.net

کرتے ہوئے اپنے نفس پر ایثار کر کے اپنے تلمیذ و خلیفہ ملک العلماء محمد ظفر الدین رضوی بہاری[1] رحمۃُ اللہِ علیہ کو روانہ کرنے پر آمادگی کا اظہار یوں فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بملاحظہ مولانا المکرم ذی المجدہ والکرم حامئ سنت، ماحی بدعت جناب خلیفہ تاج الدین احمد صاحب زید کرمہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مکرمی مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب قادری سلمہ، فقیر کے یہاں اعز طلبہ سے ہیں اور میرے بجان عزیز، ابتدائی کتب کے بعد یہیں تحصیل علوم کی اور اب کئی سال سے میرے مدرسے میں درس، اس کے علاوہ کار افتاء میں میرے معین ہیں، میں نہیں کہتا کہ جتنی درخواستیں آئی ہوں، سب سے یہ زائد ہیں مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ 1۔ سنی خالص مخلص نہایت صحیح العقیدہ، ہادی مہدی ہیں، 2۔ عام درسیات میں بفضلہ تعالیٰ عاجز نہیں، 3۔ مفتی ہیں، 4۔ مصنف ہیں، 5۔ واعظ ہیں، 6۔ مناظرہ بعونہ تعالیٰ کر سکتے ہیں، 7۔ علمائے زمانہ میں علم توقیت سے تنہا آگاہ ہیں، امام ابن حجر مکی نے "زواجر" میں اس علم کا فرض کفایہ اور اب ہند بلکہ عائمہ بلاد میں یہ علم، علما، بلکہ عامۂ مسلمین سے اٹھ گیا، فقیر نے بتوفیق قدیر اس کا احیا کیا اور سات صاحب بنانا چاہے جس میں بعض نے انتقال کیا، اکثر اس کی صعوبت

---

1 ملک العلما حضرت مولانا محمد ظفر الدین رضوی محدّثِ بہاری رحمۃُ اللہِ علیہ عالمِ باعمل، مناظرِ اہلِ سنّت، مفتیِ اسلام، ماہرِ علمِ توقیت، استاذُ العلماء اور صاحبِ تصانیف ہیں، حیاتِ اعلیٰ حضرت اور صحیح البہاری کی تالیف آپ کا تاریخی کارنامہ ہے، 1303ھ مطابق 1886ء میں پیدا ہوئے اور 19 جُمادی الاُخریٰ 1382ھ مطابق 17 نومبر 1962ء میں وصال فرمایا، قبرستان شاہ گنج پٹنہ (بہار) ہند میں دفن کئے گئے۔ (حیاتِ ملک العلماء، ص9، 16، 20، 34)



www.dawateislami.net

سے چھوڑ بیٹھے، انہوں نے بقدر کفایت اخذ کیا اور اب میرے یہاں کے اوقات طلوع و غروب و نصف النہار ہر روز و تاریخ کے لیے اور جملہ اوقات ماہِ مبارک رمضان شریف کے لیے اب یہی بناتے ہیں۔ فقیر آپ کے مدرسہ کو اپنے نفس پر ایثار کرکے انہیں آپ کے لیے پیش کرتا ہے، اگر منظور ہو تو فوراً اطلاع دیجئے کہ اپنے ایک اور دوست کو میں نے روک رکھا ہے کہ ان کی جگہ پر مقرر کروں، اگرچہ دو عظیم کام یعنی افتاء و توقیت اور ان سے اہم تصنیف میں وہ ابھی ہاتھ نہیں بٹا سکتے، اسی طرح وعظ و مناظرہ بھی نہیں کرسکتے مگر یہ وہاں گئے تو جس نے انہیں ان کاموں کا اپنے کرم سے بنادیا ہے، ان کو بھی بنا سکتا ہے۔

والسلام، فقیر احمد رضا قادری بقلم خود، 5 شعبان المکرم 1327ھ[1]

☆ مولانا تاج الدین جوہر صاحب کے نام اعلیٰ حضرت کا ایک مکتوب انجمن نعمانیہ لاہور ماہانہ رسالے میں شائع کیا جس سے آپسی تعلق اور باہمی عزت و احترام کے رشتے کی مضبوطی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، مکتوب ملاحظہ کیجئے:

خط اعتذار مشحون بعدم تشریف آوری بوجوہِ شتی منجانب اعلیٰحضرت مجدد مأۃ حاضرہ جناب مولانا مولوی حاجی مفتی احمد رضا خان صاحب بریلوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم!

بگرامی ملاحظہ مولانا المکرم ذی المجد والکرام جناب مولانا تاج الدین زید مجدہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ! اواخر شعبان ہی میں دینی کام اشد ضروری پیش آئے۔ جن کی تفصیل سے فقیر نے مولانا صاحب کو فوراً اطلاع دی اور لکھ دیا تھا کہ ان اہم

1 امام احمد رضا اور انجمن نعمانیہ، ص 13... حیات اعلیٰ حضرت، ص 244 مکتبہ رضویہ کراچی



www.dawateislami.net

اشد ضروریات کو آپ بھی خیال فرما سکتے ہیں کہ کس قدر مرجح ہیں اور اطلاع دے دیجئے کہ مجھے ان کے باعث اواخر شوال تک بھی شاید فرصت نہ ہو سکے۔ شاید انہوں نے جناب کو لکھا ہو یا حسبِ عادت کوتہ قلمی کو کام فرمایا ہو۔ رمضان مبارک میں اُنہیں کاموں کی تکمیل کے لیے باوصف بار بار عودِ تپ و دردِ سر تمام راتیں قطعی طور پر جاگتا رہا۔ دن کے نو بجے لیٹنا نصیب ہوتا۔ روزِ عید سے اب تک برابر بخار اور دردِ سر کا دورہ آج بھی بعینہ باقی ہے مَیں بکمال ندامت آپ کے کرم عفو سے اپنی مجبورانہ غیر حاضری پر معافی کا خواست گار ہوں اگرچہ فقیر کا وعدہ مشروط و غیر متحتّم تھا مگر پھر بھی ملالِ خاطرِ سامی کے فقیر کو اس پر واقعی شرمندگی ہے۔ امید کرتا ہوں کہ بحکم العذر عند کرام الناس مقبول آپ عفو فرمائیں۔ والسلام مع الاکرام۔[1]

☆ اعلیٰ حضرت نے 1896ء میں مولانا تاج الدین احمد صاحب اور مولانا حکیم مفتی سلیم اللہ صاحب کو بریلی بلایا، چنانچہ ان دونوں شخصیات نے بریلی شریف کا سفر کیا، 5 اپریل 1896ء کو بریلی شریف میں ایک جلسہ خاص ہوا، جس میں کثیر علمائے اہل سنت شریک تھے، علامہ عبد القادر بدایونی[2] اور اعلیٰ حضرت نے ندوۃ العلماء کی بے اعتدالیوں

---

1 یہ مکتوب مجھے عابد حسین پیرزادہ صاحب نے واٹس ایپ کیا جس پر راقم ان کا شکر گزار ہے۔

2 تاج الفحول، محبِ رسول حضرت علامہ شاہ عبد القادر بدایونی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت باسعادت 17 رجب المرجب 1253ھ مطابق اکتوبر 1837ء کو ہوئی اور آپ کا وصال 17 جمادی الاولیٰ 1319ھ مطابق 29 ستمبر 1901ء کو ہوا۔ خانقاہِ قادریہ بدایوں شریف آخری آرام گاہ ہے، آپ اپنے والد سیف اللہ المسلول حضرت علامہ شاہ فضلِ رسول بدایونی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مرید و خلیفہ و تلمیذ تھے، مجاہدِ جنگ آزادی حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی سے شرف شاگردی حاصل ہوا اور مکۃ المکرمہ

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

پر جو سوالات قائم کئے تھے وہ علما کو پیش کئے گئے، اس پر مفصل بحث اور تقاریر ہوئیں، علمائے اہل سنت نے ان سوالات کی تائید کرتے ہوئے بالاتفاق اپنی رائے قلمبند کر کے مولانا تاج الدین احمد کے سپرد کی تاکہ مولانا تاج الدین احمد صاحب ندوۃ العلماء کے اجلاس میں جا کر ناظم ندوۃ العلماء کو پیش کریں تاکہ وہ اور دیگر اراکین ندوۃ العلماء اپنی روش سے باز آئیں۔ چنانچہ حسب تجویز دونوں شخصیات مولانا تاج الدین احمد اور حکیم مفتی سلیم اللہ خاں صاحب ندوہ کے جلسے میں تشریف لے گئے اور انہوں نے اس جلسے میں علمائے اہل سنت کا مؤقف اور دعوتِ اصلاح کو بخوبی پیش کیا۔[1]

اس واقعے سے معلوم ہوا کہ ان دونوں شخصیات کو اعلیٰ حضرت اور محبانِ اعلیٰ حضرت نے کتنی عزت دی اور ان پر اعتماد کرتے ہوئے ندوۃ العلماء کے جلسے میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔

## پیر مہر علی شاہ اور خلیفہ تاج الدین

قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ صاحب مرجع خواص و عام تھے، انجمن نعمانیہ سے آپ کا گہرا تعلق تھا، اپریل تا جون 1912ء میں انجمن نعمانیہ کی جو روئیداد شائع ہوئی، اس کے

میں شیخ جمال عمر مکی رحمۃُ اللہِ علیہ سے بھی سندِ حدیث حاصل کی۔ آپ اپنے زمانے میں امام الانام اور شیخ الاسلام تھے۔ عرب و عجم، شام و عراق تمام بلاد اسلامیہ میں آپ کی بزرگی اور فضل و کمال مسلم ہے۔ آپ بہترین مدرس، اعلیٰ پائے کے شاعر، سلسلہ قادریہ برکاتیہ کے جامع شرائط شیخ طریقت اور صاحب تصانیف عالم دین تھے۔ اعلیٰ حضرت کے والد مفتی نقی علی خان اور اعلیٰ حضرت کو ان کا بہت قرب حاصل تھا، اعلیٰ حضرت ان کی علمیت سے بہت متاثر تھے۔

(اکمل التاریخ، ص328 تا338... تذکرہ علمائے اہلِ سنت، ص125 تا127)

[1] امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص156



www.dawateislami.net

ابتدائیہ میں ان کا نام مع القابات اس طرح ذکر کیا گیا ہے، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، واقف حقیقت، مروج شریعت، مجدد طریقت، حکیم امت، سند المفسرین، استاذ المدرسین، خاتمۃ المحقق والمحدثین، زبدۃ العارفین، عمدۃ السالکین، ملک العلماء، ملاک الفضلاء، مظہر کلمات اللہ العلیا، حضرت مولانا پیر سید مہر علی شاہ قبلۂ عالم گولڑوی۔[1]

☆مولانا تاج الدین احمد صاحب بذریعہ مکتوبات بھی پیر مہر علی شاہ صاحب سے رابطے میں تھے، چنانچہ محرم 1344ھ میں آپ نے قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ صاحب سے ایک سوال کیا تو انہوں نے اس کا جواب یوں عطا فرمایا:

مخلصی فی اللہ مولوی تاج الدین صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! محبت نامہ کاشفِ مافیہا ہوا۔ مخلصا، اتنا تو علماءِ ظواہر میں سے ہر کوئی جانتا ہے کہ علم غیب بالذات علام الغیوب کا خاصہ ہے اور انبیاء علیہم السلام کو بالواسطہ ہوتا ہے۔(لایعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الااللہ) جملہ اولیٰ پر اور(فلایظھرعلی غیبہ احدا الامن ارتضیٰ من رسول) قضیہ ثانیہ پر ناطق ہے۔ اس باب میں لسان حقیقت کا بیان جو بمدارج برتر ہے۔ عقل و قیاس سے بغیر تعلّم کتب مدوّنہ مالک مقام احدیۃ الجمع ناممکن ہے۔ جس کے حصول کے لئے کم از کم ایک ہفتہ آپ کو سفر کرنا پڑے گا۔ والسلام۔

والحمد للہ اوّلا و آخرا والصلوٰۃ السلام منہ باطنا علیہ ظاہرا و آلہ وصحبہ اجمعین۔

دستخط قدس نمسط حضرت قبلہ عالم صاحب بقلم خود۔[2]

---

1 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 78

2 مکتوبات طیّبات المعروف بمہر چشتیہ، ص 73



www.dawateislami.net

☆مولانا محرم علی چشتی صاحب نے رسالہ گومگو لکھا تو قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ صاحب نے اس پر تقریظ لکھی، اس میں مولانا تاج الدین احمد صاحب کا ذکر یوں کیا:

انجمن نعمانیہ شد دار ایں
تاجدار خدمتش آں تاج دیں[1]

☆19 محرم 1331ھ مطابق دسمبر 1912ء میں مولانا تاج الدین احمد اور دیگر اراکین کی درخواست پر پیر مہر علی شاہ صاحب نے ایک معرکۃ الآرا تقریر فرمائی جسے انجمن نے **کلام الملوک ملوک الکلام** کے عنوان سے شائع بھی کیا۔[2]

☆مولانا تاج الدین احمد اور مولانا محرم علی چشتی صاحبان نے اگلے سال 1332ھ میں پیر مہر علی شاہ صاحب کو سالانہ جلسے کی صدارت کرنے کی گزارش کی، جس میں آپ بوجوہ شرکت نہ کر سکے، لیکن آپ نے جو جوابی خط لکھا، اس سے مولانا تاج الدین صاحب سے جو محبت تھی اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

مہربان من چشتی صاحب، مولوی تاج الدین احمد صاحب را، بعد ہدائے اسلام مسنون الاسلام عذرعدم تعمیل عنایت نامہ در باب شمولیت جلسہ انجمن نعمانیہ لاہورمشرح رسانند والعذر ہو العذر۔ والعذر عند کرام الناس مقبول ۔۔۔کیف لاوکل میسر لنا خلق لہ۔ دایں ہیچ از تہ دل دعائے ترقی عروج مدرسۃ السلام مدرسہ نعمانیہ وحسن خاتمہٗ متعلقانش ازمعلمین ومتعلقین ومعاونین بدرگاہ آں مجیب المضطروکاشف السوء مینماید۔اغلب آنکہ ایں خلوص تدارک مافات من الحضورالجسمانی خواہدنمود۔[3]

---

1. مکتوبات طیبات المعروف بمہر چشتیہ، ص123
2. صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص26...مہر منیر، ص464
3. مکتوبات طیبات المعروف بمہر چشتیہ، ص125



www.dawateislami.net

## وفات وفاتحہ

آپ تاحیات انجمن سے وابستہ رہے، آپ کا وصال 24 شعبان 1358ء مطابق 8 اکتوبر 1939ء کو لاہور میں ہوا، ملک بھر کے علمانے ہزاروں قرآن پاک، لاکھوں بار قل، کروڑوں توحید و تمجید پڑھ کر آپ کو ایصال کیا۔ ہفت روزہ الفقیہ امر تسر میں آپ کی وفات کی خبر ان الفاظ کے ساتھ شائع ہوئی: مولانا حاجی تاج الدین احمد جوہر سابق وکیل چیف کورٹ پنجاب بانی انجمن نعمانیہ ہند ایک سو سال سے زیادہ عمر پا کر 24 شعبان 1358ھ کو بعد نماز مغرب وفات پا گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ مغفرت فرمائے۔ آپ بڑے صالح بزرگ تھے۔[1] اس کے علاوہ کئی اخبار مثلاً زمیندار، انقلاب، احسان، شہباز اور زمزم لاہور نے تعزیتی اداریے لکھے۔[2]

## تعزیتی اجلاس

آپ کے تعزیتی اجلاس میں کئی علما شریک ہوئے، مزنگ کے دو علما حضرت مولانا عبد العزیز مزنگوی[3] اور مفتی عبد الحمید----------

1 ہفت روزہ الفقیہ امر تسر بابت 14 اکتوبر 1939ء، ص4، کالم 3

2 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص185، 186

3 حضرت مولانا مفتی ابو رشید عبد العزیز چشتی مزنگوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت یکم صفر 1235ھ مطابق 6 نومبر 1918ء کو موضع چانگانوالی (نزد جلال پور جٹاں ضلع گجرات) ایک دینی گھرانے میں ہوئی، علم دین لاہور کے علما سے حاصل کیا، جلد سازی کا فن سیکھا، مسجد چاہ جھنڈی والی کے امام مقرر ہوئے، یہاں ایک مدرسہ بھی قائم کیا، مسجد قلعہ مادھو مزنگ اور عید گاہ مزنگ میں بلا مشاہرہ عرصہ دراز تک خطیب رہے، آپ کا پیشہ تصحیح کتب تھا، بہار شریعت سمیت کثیر کتب کی تصحیح کی، ایک درجن سے زائد کتب

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

(خطیب جامع مسجد مزنگ)[1] نے یہ تجویز دی کہ دار العلوم نعمانیہ سے شائع ہونے والے فتاویٰ کا مجموعہ بنایا جائے جس کا نام **فتاویٰ تاج الدین احمد** ہو۔ یوں بھرپور زندگی گزار کر یہ مجاہدِ ملّت دنیا سے رخصت ہوا۔ حضرت صاحبزادہ خلیفہ حافظ منیر الدین لاہوری رحمۃُ اللہِ علیہ آپ کے قابلِ فخر فرزند تھے۔ مولانا سید غلام جعفر بخاری شاہ سجادہ نشین بھکر نے آپ کی سوانح حیات لکھنے کا اعلان کیا، کئی علما نے تواریخِ وفات لکھیں جو تبرکاً پیش کی جاتی ہیں:

(1) یگانہ جہاں مولوی حاجی تاج الدین احمد جوہر چشتی نور اللہ مرقدہٗ 1939ء۔

(2) زیب انجمن حاجی تاج الدین احمد در نایاب دین 1358ھ۔

(3)

| | |
|---|---|
| رفت از دنیائے فانی جانب خلد بریں | مجلس نعمانیہ رابانی و صدر متین |
| چشتیہ را خادم دیرینہ فخر کاملین | بیش از صد سال عمرش بود از خبر صحیح |
| یاد دار ایں نکتہ واضح ز فوت تاج الدین | یک ہزار وسہ صدو پنجاہ و ہشتم سال و صل |
| باشد آن سر خیل خدام رسول المرسلین | سال اور فاتح بہ ہجری گفت جعفر شاہ را |

ہر مجلس نور منزل بوالعجائب تاج دی[2]

بھی تصنیف کیں، آپ ہر وقت مطالعہ کتب، تصحیح، فتاویٰ نویسی اور تصنیف و تالیف میں مصروف رہنے والے جید عالم دین تھے، آپ سلسلہ چشتیہ میں مرید تھے، مفتی صاحب کی وفات 30 رجب 1383ھ مطابق 16 دسمبر 1963ء کو ہوئی۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت، ص232)

❶ مفتی عبد الحمید صاحب کے حالات زندگی نہ مل سکے۔

❷ صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص185، 186



www.dawateislami.net

مولانا شیخ محمد تاج الدین
قادری

www.dawateislami.net

## مولانا شیخ محمد تاج الدین قادری

مولانا شیخ محمد تاج الدین قادری رحمۃُ اللہِ علیہ جید عالم دین، مرجع خاص وعام بزرگ اور دینی جذبے سے سرشار شخصیت کے مالک تھے،[1] آپ سلسلہ قادریہ جنیدیہ غفوریہ[2] کے 26ویں شیخ طریقت اور آستانہ عالیہ مانکی شریف[3] کے معتمد تھے، آپ کا شمار لاہور کے مشاہیر علما و مشائخ میں ہوتا ہے۔

ان کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوئیں وہ رقم کی جاتی ہیں:

### خاندان وولادت

مولانا شیخ محمد تاج الدین قادری صاحب کی ولادت موضع میاں

---

1. تذکرہ اکابر اہل سنت، ص111
2. سلسلہ قادریہ جنیدیہ غفوریہ کا شجرہ طریقت اس طرح ہے: شیخ عبد الوہاب قادری، سید وبابا حضرت شیخ عبد الغفور قادری، حضرت شیخ محمد شعیب نورڈھیروی، حضرت شیخ حافظ محمد عمر زتی، حضرت شیخ محمد صدیق بشونری، حضرت شیخ جنید پشاوری، حضرت شیخ احمد ملتانی، حضرت شیخ شاہ عالم دہلوی، حضرت شیخ شاہ منور، حضرت شیخ شاہ دولہ گجراتی، غوث الاعظم حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہم، اس سے آگے شجرہ معروف ہے۔ (تصوف، اولیائے مانکی شریف اور تحریک پاکستان، ص306، 307)
3. آستانہ عالیہ قادریہ مانکی شریف کی بنیاد اول حضرت علامہ شیخ عبد الوہاب قادری رحمۃُ اللہ علیہ (1212ھ تا1322ھ) نے 13ویں صدی ہجری میں رکھی، کم وبیش ڈیڑھ سو سال سے یہ آستانہ علم وعرفان کی تقسیم میں مصروفِ عمل ہے۔ مانکی شریف (Manki Sharif) پاکستان کے صوبے خیبر پختون خواہ کے شہر نوشہرہ سے جانب جنوب تقریبا 9 کلومیٹر ایک قصبہ ومضافتی علاقہ ہے۔ مانکی شریف ضلع نوشہرہ کی یونین کونسل ہے، یہاں کے اکثر لوگ پٹھانوں کے خٹک خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔



www.dawateislami.net

وال رانجھا[1] تحصیل پھالیہ[2]، ضلع منڈی بہاؤالدین[3] کے ایک پنجابی گھرانے میں اندازہ 1267ھ مطابق 1850ء کو ہوئی۔[4]

والد گرامی شیخ محمد عیسیٰ صاحب کھالوں کا کاروبار کرتے تھے، یہ نیکی و تقویٰ میں معروف تھے، ان کا میلان اعمال صالحہ اور تصوف کی جانب تھا، والدہ محترمہ پابند صوم وصلوۃ اور راتوں میں جاگ کر عبادت کرنے والی تھیں، انہوں نے طویل عمر پاکر لاہور میں اپنے بیٹے کے ہاں ہی وفات پائی اور درس میاں وڈا صاحب[5] سے متصل قدیمی قبرستان

---

1. میاں وال رانجھا پنجاب کا ایک گاؤں ہے جو پھالیہ شہر سے تقریباً 16 کلو میٹر کے فاصلے پر جانب جنوب مشرق واقع ہے۔ مولانا تاج الدین قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کا تذکرہ جن کتب میں ہے ان میں اس گاؤں کا نام میانوالی راجیاں (مدینۃ اولیا، ص 248)، میاں وال رانجھیاں (تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت لاہور، ص 263) اور میاں وال راجیاں (تذکرہ اکابر اہل سنت، ص 111) لکھا ہوا ہے۔
2. پھالیہ ایک قدیمی شہر ہے، ایک روایت کے مطابق سکندر اعظم نے اسے قائم کیا ہے، پھالیہ سات تاریخی شاہراہوں کے سنگم پر واقع ہے، اس کی آبادی 30 ہزار سے زیادہ ہے، اس کا علاقہ زرعی اعتبار سے خوشحال ہے۔ (نگر نگر پنجاب، ص 328)
3. منڈی بہاؤالدین کا قدیم نام پنڈی بہاؤالدین ہے، اس کی بنیاد 1506ء میں رکھی گئی، اس وقت یہ ایک گاؤں اور ضلع گجرات کا حصہ تھا، 1916ء میں اسے ریلوے اسٹیشن بنایا گیا، 1920ء میں اسے منڈی بہاؤالدین کا نام دیا گیا، 1923ء میں اس کی تعمیر نو ہوئی، 1946ء میں اس کے گرد دیوار بنا کر اس میں نو دروازے رکھے گئے۔ 1993ء میں اسے تحصیل و ضلع کا درجہ دیا گیا، اس کی دیگر 2 تحصیلیں ملک وال اور پھالیہ ہیں۔ اس کے مشرق میں ضلع گجرات، مغرب میں ضلع سرگودھا، شمال میں ضلع جہلم اور جنوب میں ضلع حافظ آباد ہے۔ (نگر نگر پنجاب، ص 323 تا 325)
4. تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت لاہور، ص 263
5. درس میاں وڈا صاحب مغل بادشاہ شاہجہاں (1627ء تا 1657ء) کے دور میں حضرت مولانا حافظ محمد

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

میں دفن کی گئیں۔[1]

## تعلیم و تربیت

مولانا شیخ تاج الدین قادری صاحب نے ابتدائی دینی اور قرآنی تعلیم مقامی علما سے حاصل کی، پھر مزید تعلیم کے لیے لاہور تشریف لے آئے اور یکی دروازہ[2] پولیس لائن کے سامنے مسجد میں قیام فرمایا، دورۂ حدیث شریف جامع مسجد پٹولیاں اندرون لوہاری گیٹ[3] میں شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ شہاب الدین صاحب[4] کے پاس کیا جو جید

اسماعیل سہروردی صاحب (995ھ تا1085ھ) نے قائم فرمایا، یہ شالامار باغ سے ایک میل کے فاصلے پر جانب جنوب واقع ہے، اب یہ مدرسہ محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے۔ بانی مدرسہ بھی اس کے احاطے میں مدفون ہیں۔ (تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت لاہور، ص109، 110)

1. تذکرہ اکابر اہل سنت، ص 111
2. یکی دروازہ، دہلی دروازے کی دائیں اور شیر انوالہ دروازہ کے بائیں جانب واقع ہے، انگریزوں کے دورِ حکومت میں یہ دروازہ پرانا ہونے کی وجہ سے گرادیا گیا تھا۔ اس کا اصل نام ذکی دروازہ تھا جو پیر ذکی شہید رحمۃُ اللہِ علیہ کے نام پر رکھا گیا جن کے سر کی قبر مین دروازے کے اندر ہے اور جسم بے سر کی قبر شہر کے اندر ایک طویلے میں ہے، مگر وقت گزرنے کے ساتھ اب اسے یکی دروازہ کہا جاتا ہے، اس کے قریب اب نواز شریف اسپتال بن چکا ہے۔
3. مسجد پٹولیاں لوہاری گیٹ (وہ گیٹ جو قدیم فصیل میں بجانب جنوب واقع ہے، اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ، اسی کے اندر واقع ہے) کے اندر لوہاری منڈی میں ہے۔ یہ مسجد کئی سو سال سے قائم ہے، 1282ھ مطابق 1865ء میں میاں عمر و دین لاہوری صاحب نے اس کی تجدید کی، 1321ھ مطابق 1903ء میں اسے پھر بنایا گیا، اب موجودہ دور میں مسجد جدید طرز پر تعمیر کی گئی ہے۔ پرانی عمارت موجود نہیں۔
4. ان کے حالات نہ مل سکے، مدینۃ الاولیاء کتاب میں مولانا تاج الدین قادری صاحب کے تذکرے

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

عالم دین تھے، مولانا حافظ شہاب الدین صاحب کو آپ پر اتنا اعتماد تھا کہ دورانِ تعلیم انہیں جامع مسجد پٹولیاں کا خطیب مقرر کر دیا گیا۔[1]

ایک کتاب میں لکھا ہے کہ آپ نے دارالعلوم نعمانیہ لاہور میں تعلیم حاصل کی اور فارغ التحصیل ہوئے۔[2] مگر یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی۔

میں لکھا ہے: پھر آپ لاہور تشریف لائے اور مسجد پٹولیاں میں مولانا شہاب الدین کے درس میں شامل ہوئے، پیر جماعت علی شاہ، پیر مہر علی شاہ اور مولانا غلام قادر بھیروی آپ کے ہم درس تھے۔ (مدینۃ الاولیاء، ص248) اس تحریر سے یہ تاثر ملتا ہے کہ مولانا تاج الدین قادری کے علاوہ پیر جماعت علی شاہ، پیر مہر علی شاہ اور مولانا غلام قادر بھیروی تینوں حضرات مولانا شہاب الدین صاحب کے شاگرد ہیں، لیکن اس بات کی تصدیق ان تینوں اکابرین کے حالاتِ زندگی سے نہیں ہو سکی، مزید کسی اور استاذ کے ذریعے مولانا تاج الدین صاحب ان تینوں کے **استاذ بھائی** ہوں، صراحتاً یا اشارۃً معلوم نہ ہو سکا۔

1 تذکرہ اکابر اہلسنت، ص111

2 بقول پیر زادہ اقبال احمد فاروقی صاحب اس زمانے میں دار العلوم نعمانیہ کا آغاز ہو چکا تھا، اہل سنت کے مقتدر علما اس میں تدریس کرتے تھے، مولانا تاج الدین قادری صاحب نے اس میں داخلہ لے لیا اور چند سال صرف و نحو، اصول و معانی اور حدیث و تفاسیر کا مطالعہ فرمایا، آپ کی دستارِ فضیلت دار العلوم نعمانیہ میں ہوئی۔ (تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، ص263) اس کی تصدیق کسی اور کتاب سے نہ ہو سکی۔ صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور میں فروری 1921ء تک دارالعلوم نعمانیہ سے فارغ التحصیل ہونے والوں کی ایک فہرست دی گئی ہے مگر اس میں بھی آپ کا نام نہیں لکھا، تاریخی اعتبار سے بھی اس کی تائید کرنا مشکل ہے کیونکہ دارالعلوم نعمانیہ لاہور کی ابتدا 1306ھ مطابق 1888ء کو ہوئی، ایک محتاط اندازے کے مطابق مولانا تاج الدین قادری صاحب کی عمر اس وقت 40 سال کے قریب تھی، ظاہر ہے یہ عمر عموماً زمانہ طالب علمی کی نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص135 تا148)



www.dawateislami.net

## بیعت و خلافت

حصولِ عِلمِ دین کے بعد آپ مرشد کی تلاش میں مصروف ہوگئے، آپ چونکہ متدین، عمل کے معاملے میں سخت اور خلاف شریعت کام ہوتا دیکھ نہیں پاتے تھے، اس لیے آپ کو ایسے مرشد کی تلاش تھی جو شریعت و طریقت کے جامع اور بغیر کسی لومۃ لائم کے (یعنی کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے بے پرواہو کر) امر بالمعروف (نیکی کی دعوت) اور نہی عن المنکر (برائی سے منع) کرنے والے ہوں، یہی جستجو آپ کو خیبر پختون خواہ[1] کے علاقے مانکی شریف لے گئی جہاں مرشد کامل حضرت علامہ شیخ عبد الوہاب قادری[2] رحمۃُ اللہِ علیہ علم و عرفان کا دریا بہا رہے تھے، جو شریعت و طریقت کے شمس و قمر تھے، اللہ ھو کی ضربوں سے نفس کو پاکیزہ کرنے کے ساتھ عملی جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف عمل رہنے والے تھے، آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، بیعت کا شرف پایا، 11 یا 12 سال آستانہ عالیہ

---

1 خیبر پختون خواہ پاکستان کے شمال مغرب میں واقع اس کا ایک صوبہ ہے 2010ء سے پہلے اس کا قدیمی نام شمالی مغربی سرحدی صوبہ یا صوبہ سرحد تھا، اس کی صوبائی زبان پشتو اور صوبائی دارالحکومت پشاور ہے، یہ سات ڈویژن، 35 اضلاع اور 105 تحصیلوں پر مشتمل ہے۔

2 اول صاحب حضرت علامہ شیخ عبد الوہاب قادری کی ولادت 1212ھ کو اکوڑہ خٹک میں ہوئی اور مانکی شریف میں 19 شعبان 1322ھ مطابق 29، اکتوبر 1904ء کو وصال فرمایا، آپ نے علوم اسلامیہ حاصل کر کے سید بابا حضرت علامہ عبد الغفور قادری رحمۃُ اللہِ علیہ سے شرف تلمذ و بیعت پایا، پھر خلافت سے سرفراز ہوئے، آپ نے اسلام دشمنوں کے خلاف جنگ بیلہ میں اپنے مرشد کے ساتھ شرکت کی اور شجاعت کے جوہر دکھلائے، آپ نے زندگی بھر مرشد کے سلسلہ طریقت و شریعت کی خوب ترویج و اشاعت کی، آپ سے کئی کرامات کا صدور بھی ہوا۔

(تصوف، اولیائے مانکی شریف اور تحریک پاکستان، ص 145 تا 159)



www.dawateislami.net

پر رہے، اس عرصے میں آپ نے جو جد وجہد فرمائی، ریاضت کی گھاٹیاں طے کیں وہ آپ کا ہی حصہ ہیں۔

## خلافت کا حصول اور لاہور میں دوبارہ آمد

گیارہ بارہ سال آستانہ عالیہ مانکی شریف میں مولانا تاج الدین قادری صاحب سلوک وطریقت کی منازل طے کر چکے تو مرشد کامل حضرت علامہ شیخ عبد الوہاب قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی طرف سے آپ کو خرقۂ خلافت سے نواز کر لاہور میں دینی خدمات کے لیے مامور کیا گیا۔[1] واپسی پر آپ لاہور کے ہو کر رہ گئے، آپ کی بقیہ زندگی لاہور میں ذکر و فکر، سلسلہ قادریہ کی ترویج اور درس و تدریس میں گزری، آپ مضبوط عالم دین، پابندِ شریعت مرشد اور رعب و دبدبہ کے مالک تھے، آپ کو آسیب وجنات پر عملِ تسخیر حاصل تھا، خلافِ شرع بات سننا گوارا نہیں کرتے تھے، غیر شرعی ہیئت رکھنے والے کسی شخص کو آپ کے سامنے جانے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔[2]

لاہور میں آپ نے جو خدمات سر انجام دیں اس کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

## جنوں والی مسجد کی آبادکاری

ان دنوں جامع مسجد وزیر خاں[3] کے شمال میں مشرقی جانب چوک کے قریب چوہٹہ

---

1 تذکرہ اکابر اہل سنت، ص 111... تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت لاہور، ص 263

2 تذکرہ اکابر اہل سنت، ص 112

3 جامع مسجد وزیر خان لاہور کی اہم ترین مسجد ہے یہ اندرون دہلی گیٹ کے اندر واقع ہے، اسے 1641ء میں مغلیہ حکومت کے گورنرِ لاہور حکیم علم الدین انصاری المعروف نواب وزیر خان نے

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

بھگتو رام کی ایک مسجد تھی جو اب مولوی تاج الدین مسجد کے نام سے معروف ہے۔[1] اگر کوئی رات میں یہاں ٹھہر تا تو وہ ڈر جاتا تھا، مشہور یہ ہو گیا تھا کہ یہاں جنوں کا ڈیرہ ہے، اسی وجہ سے یہ مسجد ویران ہو چکی تھی، لوگ اس طرف نہیں جاتے تھے، آپ نے نہ صرف اس مسجد کو آباد کیا، بلکہ بعد میں اس میں آپ کے شاگرد حضرت مولانا قاری حافظ صدر الدین پٹیالوی صاحب[2] نے حفظِ قرآن اور تجوید و قرآت کی تعلیم کے لیے مدرسہ

---

تعمیر کروایا تھا، یہ مسجد نقش و نگار میں کاریگری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ لاہور کی قدیم عالیشان اور لاثانی عمارت ہے جس کی شہرت اور تذکرہ یورپ تک پھیلا ہوا ہے۔ مسجد میں داخلے کے دو دروازے ہیں، مسجد کا صحن وسیع ہے، صحن کے مرکز میں وضو کرنے کے لیے حوض بنا ہوا ہے، مسجد کے مشرقی، جنوبی اور شمالی سمت حجرہ نما کمرے بنے ہوئے ہیں، مسجد کے کل گنبد 6 ہیں۔ مسجد کی اندرونی ڈیوڑھی نما عمارت پر واقع ایک گنبد ہے اور جبکہ صحنِ خاص والی عمارت پر دو میناروں کے ہمراہ 5 گنبد ہیں۔ مسجد وزیر خان کے صحن میں میراں بادشاہ حضرت سید محمد اسحاق گاذرونی رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزار ہے۔ 1993ء میں مسجد وزیر خان کو یونیسکو عالمی ثقافتی ورثہ میں شامل کر دیا گیا تھا۔

1 مجالس علما، ص 401

2 حضرت مولانا قاری حافظ صدر الدین پٹیالوی صاحب نابینا تھے اور پٹیالہ (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے، بچپن میں لاہور آ گئے اور مولانا تاج الدین قادری صاحب سے تحصیل علم دین اور صحبت پائی، عبادات میں ریاضت، چلہ کشی، ضبط و حبس دم سے گزرے، آپ بہت ذہین تھے، جو بات ایک بار سن لیتے تھے وہ ازبر کر لیا کرتے تھے، الیکٹرونک کا کام بھی جانتے تھے، یہ کام رات میں کیا کرتے تھے، آپ خوش الحان قاری تھے، تجوید پر عبور حاصل تھا، مسجد مولوی تاج الدین کے امام مقرر ہوئے، آپ نے یہاں حفظ و ناظرہ اور ابتدائی دنیوی تعلیم کا مدرسہ انوار القرآن شروع فرمایا، آپ خود پڑھایا کرتے تھے، ان کے بھائی ملک نور الدین محکمہ تعلیم میں پروفیسر اور آفیسر تھے مگر قاری صاحب نے ان کی معاشی راحتوں سے کبھی حصہ نہیں لیا۔ (مجالس علما، ص 98، 401)



www.dawateislami.net

بنام انوار القرآن[1] شروع فرمایا، پیر زادہ اقبال احمد فاروقی[2] نے اس کی تفصیل کچھ یوں بیان کی ہے: ان دنوں مسجد وزیر خاں کے شمال مشرقی طرف ایک ویران مسجد تھی، جہاں جو نمازی یا مسافر رات گئے ٹھہر تا تھا تو اسے دہشت ناک مناظر کا سامنا کرنا پڑتا کہ خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑا ہوتا، ان واقعات نے مسجد کی ویرانی میں اور اضافہ کر دیا، دن کے وقت بھی لوگ جانے سے ہچکچانے لگے، مولانا نے اس مسجد کو ویران دیکھ کر اعلان کیا کہ میں جنّات و آسیب سے خانہ خدا کو خالی کر دوں گا، آپ نے اس مسجد کو صاف کیا، دن رات قرآن خوانی ہونے لگی، لوگوں کے جمگھٹے لگ گئے اور مولانا مستقل خطیب بن گئے۔[3]

## مولانا تاج الدین قادری کا خواب

مولانا تاج الدین قادری صاحب ایک رات سوئے تو خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ایک ویرانے میں ہیں، وہاں ایک مسجد ہے جو شکستہ حال ہے، اذان کے بجائے خاموشی

---

1. مدرسہ انوارالقرآن بمقام مسجد مولوی تاج الدین حضرت مولانا قاری حافظ صدر الدین پٹیالوی صاحب نے قائم فرمایا، اس میں حفظ و ناظرہ اور دنیوی حفظِ قرآن کی کلاس آپ خود لیا کرتے تھے، آپ کے شاگردوں کی تعداد کثیر ہے۔ (مجالس علما، ص 401)
2. حضرت مولانا پیر زادہ اقبال احمد فاروقی صاحب ضلع گجرات (پنجاب پاکستان) کے ایک موضع شہاب دیوال کے ایک علمی فاروقی گھرانے میں 1346ھ مطابق 1928ء کو پیدا ہوئے اور تقریباً 89 سال کی عمر میں 16 صفر المظفر 1435ھ مطابق 20 دسمبر 2013 کو لاہور میں وصال فرمایا، ان کی تدفین میانی صاحب قبرستان میں خواجہ محمد طاہر بندگی کے مزار اقدس سے متصل ہوئی۔ آپ ایک متحرک عالم دین، دینی و دنیاوی تعلیم سے مرصع، مکتبہ نبویہ کے بانی، ناشر رضویات، مدیر ماہنامہ جہان رضا لاہور، روح رواں مجلس رضا اور اکابر علمائے اہل سنت لاہور سے تھے۔
3. تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، ص 263



www.dawateislami.net

اور انسانوں کے بجائے مویشی باندھے ہوئے ہیں، جب صبح اٹھے تو جذبہ ایمانی سے دل میں ایک طوفان تھا، آپ اس ویرانے اور مسجد کی تلاش میں چل دیئے، اسی کوشش میں ایک سال گزر گیا، آپ نے کئی ویرانے دیکھے مگر خواب میں جو جگہ دکھائی گئی تھی وہ نہ ملی، ایک مرتبہ آپ ورکشاپ مغل پورہ کے عقب (پیچھے) میں ایک پرانی مسجد میں پہنچے جو مرورِ زمانہ کی وجہ سے ویران ہو چکی تھی، چاروں جانب میدان تھا، مسجد کے ارد گرد سرکنڈے، کریر اور ببول کے درخت اگے ہوئے تھے، لوگوں کے مویشی چرتے چرتے دوپہر کی دھوپ سے بچنے کے لیے سایہ کی تلاش میں مسجد کی ٹوٹی چھت کے نیچے آجاتے، یہ صورت حال دیکھ کر آپ کو خواب کا سارا نقشہ یاد آگیا۔[1]

یہ مسجد قصاباں تھی جس کی مختصر تاریخ بیان کی جاتی ہے:

## مسجد قصاباں کی تاریخ

عہد اکبری[2] میں ہندوؤں کے احتجاج پر لاہور شہر میں موجود گاؤکش قصابوں کو شہر سے باہر نکال دیا گیا، انہوں نے لاہور سے باہر ایک بستی بنام محلہ قصاباں آباد کی، جس میں بہت سے امیر قصاب بھی آباد ہو گئے، یہاں 1060ھ مطابق 1650ء میں ایک عظیم الشان مسجد بنام مسجد قصاباں تعمیر کی گئی، میاں وڈا صاحب حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل سہروردی رحمۃُ اللہِ علیہ[3] کے شاگرد و خلیفہ ----------

---

1 تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، ص 264

2 مغل حکمران جلال الدین اکبر کا دورِ حکومت 1605ء تا 1627ء تک کے عرصے پر محیط ہے۔

3 میاں وڈا صاحب حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل سہروردی صاحب 995ھ مطابق 1586ء موضع

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

حضرت مولانا شیخ جان محمد سہر وردی صاحب[1] میاں وڈا صاحب کے حکم سے اس مسجد کے امام وخطیب مقرر ہوئے، ساری زندگی یہیں گزاری، اس زمانے میں یہ مسجد میاں جان محمد سہر وردی کے نام سے معروف ہوگئی، انہوں نے یہاں مدرسہ بھی قائم فرمایا جو

تڑگراں، پوٹھوہار کے کھوکھر گھرانے میں پیدا ہوئے اور وفات 1085ھ مطابق 1674ء کو لاہور میں ہوئی۔ مزار اپنے تعمیر کردہ مدرسے درس میاں وڈا صاحب سے متصل چار دیواری میں ہے، جو کہ شالامار باغ سے جانب جنوب ایک میل کے فاصلے پر ہے۔ میاں وڈا صاحب، جید عالم دین، جامع معقول ومنقول اور سلسلہ سہر وردیہ کے شیخ طریقت تھے، آپ کو تعلیم قرآن سے عشق تھا، کند ذہن طلبہ بھی آپ کے مدرسے میں حفظ قرآن کرنے میں کامیاب ہو جاتے تھے۔

(لاہور کے اولیائے سہر ورد، ص194 تا197)

1 حضرت مولانا حافظ میاں جان محمد سہر وردی رحمۃُ اللہِ علیہ عالم، فاضل، مستجاب الدعوات اور پیر کامل تھے، رزق حلال کے حصول کے لیے چکی چلاتے تھے، میاں وڈا حضرت مولانا شیخ میاں محمد اسماعیل سہر وری کے مرید وخلیفہ تھے، 1689ء میں مسجد قصاباں کے امام وخطیب مقرر ہوئے اور درس دیا کرتے تھے، یہ خدمات فی سبیل اللہ ہوتی تھیں، زندگی بھر یہی معمول رہا، اکثر وقت مسجد میں گزرتا تھا، 9صفر 1082ھ مطابق 1672ء کو وصال فرمایا، مسجد کے مغربی جانب قبرستان میں مزار ہے۔ مولانا شیخ جان محمد سہر وردی، آپ کے ہم نام، پیر بھائی، عالم دین اور محدث تھے، ان کا مزار میاں وڈا صاحب کے پہلو میں ہے، اسی طرح مولانا سید جان محمد شاہ حضوری قادری بھی آپ کے ہم زمانہ تھے، ان کا مزار برلبِ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو واقع ہے۔ (لاہور کے اولیائے سہر ورد، ص 188 تا 190، 205... بزرگانِ لاہور، ص 79) راقم 16 مارچ 2022ء کو برادران اسلامی جناب محمد عالم عطاری اور محمد رضا عطاری کے ہمراہ میاں جان محمد سہر وردی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار پر فاتحہ کے لیے حاضر ہوا مزار کے کتبے سے معلوم ہوا کہ پنجاب کے ضلع جہلم کی تحصیل پنڈ دادنخان کے مشہور عالم دین، استاذ العلماء حضرت مولانا حکیم میاں افتخار احمد مدظلہ العالی اور ان کے بھائی حضرت مولانا حکیم میاں مختار احمد رحمۃُ اللہِ علیہ کا نسب چھ واسطوں سے صاحب مزار سے مل جاتا ہے۔



www.dawateislami.net

**مدرسہ میاں جان محمد** کے نام سے جانا جاتا تھا۔[1]

مغلیہ حکومت کے اختتام پر سکھوں کا لاہور میں عروج ہوا،[2] انہوں نے اس بستی پر کئی مرتبہ حملہ کیا، قصابوں نے ان کا مقابلہ کیا، بالآخر سکھ ان پر غالب آ گئے، گھروں کو لوٹ لیا اور خوب قتل و غارت کی، قصاب وہاں سے شہر منتقل ہو گئے، یہ محلہ ویران ہوا تو یہ مسجد بھی ویران ہو کر قصہ پارینہ بن گئی، مولانا تاج الدین قادری صاحب نے مسجد کی ویرانی دیکھی تو آپ نے فیصلہ کیا کہ میں اسے آباد کروں گا، چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھ میں کدال لی، مویشیوں کے گوبر سے مسجد کو صاف کیا، دو تین دنوں میں اس ویرانے میں اذانیں گونجنے لگیں، لوگ شہر سے ادھر کا رخ کرنے لگے۔ آپ نے اس مسجد کی تعمیر نو کا فیصلہ کیا، اس کے ساتھ ایک مدرسہ قائم فرمایا، ان تعمیرات میں زندہ دلانِ لاہور نے بھرپور حصہ لیا، جلد ہی یہاں عظیم الشان مسجد از سر نو قائم ہو گئی، مدرسہ بھی اپنا فیضان تقسیم کرنے لگا، مسجد کی یہ تعمیرات 1329ھ میں مکمل ہوئیں۔[3]

## شبینوں اور مدرسے کا آغاز

مولانا تاج الدین قادری صاحب کو تلاوت قرآن سے دلی لگاؤ تھا، آپ خود بھی اپنی راتیں عبادت و تلاوت قرآن میں گزارا کرتے تھے، شہر میں جس مسجد میں آپ کا قیام تھا، وہ بازار میں تھی، دن اور رات کے کچھ حصے میں وہاں خوب رونق ہوتی تھی، آپ کا دل وہاں کے شور و شغب سے گھبرا گیا۔ چنانچہ آپ مستقل نئی جگہ منتقل ہو گئے، آپ نے شب

---

1. تذکرہ اکابر اہل سنت، ص112...لاہور کے اولیائے سہرورد، ص189
2. لاہور اور اس کے گرد نواح میں سکھ سلطنت 1799ء سے 1849ء تک قائم رہی۔
3. تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، ص266...لاہور کے اولیائے سہرورد، ص190



www.dawateislami.net

بیداری میں لوگوں کو بھی شامل کرنے کا فیصلہ کیا، چنانچہ بہترین قرآن خوانوں، قاریوں اور حافظوں کو دعوت دی گئی اور ساری ساری رات تلاوت قرآن کے سلسلے شروع ہو گئے، رات کے ان لمحات کو عبادت و تلاوت میں گزارنے کے خواہشمند لوگ شہر کے مختلف حصوں سے جوق در جوق آپ کے پاس جمع ہونے لگے، آپ نے یہاں تعلیمِ قرآن کے مدرسے کا بھی آغاز کیا، تقریباً ایک سو طلبہ یہاں پڑھنے لگے اور فیضانِ قرآن اور آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے لگے۔

بقولِ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی: ان علمی سرگرمیوں سے یہ جنگل منگل بن گیا اور ویرانے میں بھی قرآنی آیات کی ایمان افروز تلاوت سے دل گداز ہوتے چلے جاتے:

سخن میں سوز، الٰہی کہاں سے آتا ہے
یہ چیز وہ ہے کہ پتھر کو بھی گداز کرے[1]

## علما و خواص میں مقبول

مولانا تاج الدین قادری صاحب طبیعت کے اعتبار سے بہت سادہ اور نیک تھے، اسلامی علوم کی تحصیل، پیر آف مانکی شریف کی روحانی توجہ اور جذبہ خدمتِ دین وہ اوصاف تھے، جس کی وجہ سے عوام و خواص آپ سے محبت کرتے تھے، آپ کو آسیب وجنات پر عملِ تسخیر حاصل تھا، آپ کے تعویذات میں بھی بہت تاثیر تھی، لوگ آپ کے پاس آتے، دعا کرواتے، فی سبیل اللہ تعویذات لیتے، دینی و دنیاوی مسائل کا حل کرواتے، من کی مرادیں پاتے، لوگوں کا آپ کی طرف بہت رجوع تھا، اگرچہ آپ کا زیادہ

1 تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، ص 265



www.dawateislami.net

میلان تصوف کی جانب تھا مگر آپ علما سے بھی بہت مربوط تھے، جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا غلام قادر بھیروی[1]، امام المحدثین حضرت مفتی سید محمد دیدار علی شاہ رضوی، مفسر قرآن مولانا نبی بخش حلوائی[2] اور استاذ العلماء مفتی غلام احمد حافظ آبادی[3] وغیرہم آپ کے ہم مجلس اور ہم مشرب تھے، مولانا غلام قادر بھیروی صاحب سے آپ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ نماز جمعہ ان کی اقتدا میں بیگم شاہی مسجد[4] میں ادا کرتے تھے،

1 استاذِ قطبِ مدینہ حضرت علّامہ غلام قادر ہاشمی سیالوی بھیروی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1265ھ مطابق 1848ء کو بھیرہ شریف سرگودھا پاکستان میں ہوئی۔ 19 ربیعُ الاوّل 1327ھ مطابق 10 اپریل 1909ء کو وصال فرمایا، مزار مبارک بیگم شاہی مسجد نزد مستی گیٹ لاہور پاکستان میں ہے۔ آپ جیّد عالمِ دین، چشتی سلسلے کے شیخِ طریقت، بہترین مدرِّس اور درجن سے زائد کُتُب کے مصنّف ہیں، ''اسلام کی گیارہ کتابیں'' آپ کی ہی تصنیف ہے۔

(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 1/613... تذکرۂ اکابرِ اہلِ سنت، ص326)

2 مفسر قرآن مولانا نبی بخش حلوائی کی ولادت 1266ھ مطابق 1850ء کو اکبری منڈی (محلہ مولویاں، اندرون دہلی دروازہ) لاہور میں ہوئی اور وصال 14 ذیقعدہ 1363ھ مطابق یکم نومبر 1944ء کو فرمایا، مزار مسجد حنفیہ نبویہ (بیرون دہلی دروازہ) سے ملحق حجرے میں ہوئی، آپ جید عالم دین، بہترین مدرس، کثیر کتب و رسائل کے مصنف، علامہ غلام دستگیر قصوری صاحب کے مرید، پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی صاحب کے خلیفہ اور مختلف زبانوں کے شاعر تھے، تفسیر نبوی پنجابی منظوم (15 جلدیں) یادگار ہے۔ (مفسر قرآن مولانا نبی بخش حلوائی حیات و خدمات، ص2 تا6)

3 استاذ العلماء مفتی غلام محمد حافظ آبادی 1273ھ مطابق 1856ء کو کوٹ اسحاق (یونین کونسل ضلع حافظ آباد، پنجاب، پاکستان) میں پیدا ہوئے اور یہیں 3 ربیع الاول 1325ھ مطابق 16 اپریل 1907ء کو وصال فرمایا۔ آپ جامع معقول و منقول، فقیہ وقت، ماہر ادب عربی، صدر المدرسین و مفتی اعظم دارالعلوم نعمانیہ اور ہزاروں علما کے استاذ ہیں۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور، ص221)

4 بیگم شاہی مسجد کا اصل نام مریم زمانی بیگم مسجد ہے، یہ لاہور کے تاریخی شاہی قلعہ کے اکبری دروازہ

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

جب کبھی مولانا غلام قادر اپنے شہر بھیرہ تشریف لے جاتے تو آپ ہی بیگم شاہی مسجد میں خطبہ جمعہ دے کر نماز جمعہ پڑھایا کرتے تھے، امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ صاحب کے وعظ سے بہت متاثر تھے، نہ صرف ان کے وعظ میں شرکت کرتے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر وعظ سننا ہو تو مولوی دیدار علی شاہ صاحب کا سننا چاہئے جس سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب کی علمی فضیلت کے دل و جان سے قائل تھے۔ آپ کے جانثار خدام اور رفقاء میں حاجی فیروز الدین (آپ کے بعد مسجد کے متولی)، حافظ غلام محمد، صوفی شیر محمد، میاں اللہ بخش، صوفی نظام الدین، صوفی محمد اسماعیل، صوفی نورالدین، حاجی محمد عبداللہ، میاں غلام محی الدین اور حافظ صدرالدین وغیرہ رحمۃُ اللہِ علیہم شامل ہیں۔[1]

## مرشد خانے کے معتمد

آپ نے مرشد کامل کی ایسی اطاعت کی کہ آستانہ عالیہ مانکی شریف کے متعمد قرار پائے، چنانچہ وفات سے قبل ثانی صاحب حضرت علامہ شیخ عبدالحق قادری[2] رحمۃُ اللہِ علیہ

---

کے بالمقابل اندرون لاہور میں واقع ہے۔ اِس مسجد کو مغل شہنشاہ نور الدین جہانگیر نے اپنی والدہ مریم زمانی کی یاد میں تعمیر کروایا تھا۔ یہ مسجد لاہور میں مغل دور کی اولین مساجد میں سے ایک ہے، اب یہاں گاڑیوں کے ٹائروں اور رِمز کی کثیر دکانیں ہیں جس کی وجہ سے مسجد کی تلاش آسان نہیں رہی۔ علامہ غلام قادر بھیروی رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزار بھی اس مسجد سے متصل ایک گنبد میں ہے۔

1 تذکرہ اکابر اہل سنت، ص 111... تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، ص 266

2 ثانی صاحب حضرت علامہ شیخ عبدالحق قادری کی ولادت 1265ھ مطابق 1848ء کو ہوئی، آپ عالم دین، شیخ طریقت، مصنف کتب اور صاحب کرامات ولی اللہ تھے، عقائد المؤمنین اور تنبیہ المنکرین

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

نے اپنے بیٹے اور جانشین ثالث صاحب حضرت علامہ شیخ عبد الرؤف قادری صاحب[1] کو وصیت فرمائی کہ پنجاب جا کر حضرت علامہ تاج الدین قادری صاحب کی بیعت و خلافت حاصل کریں اور پھر آستانہ عالیہ قادریہ مانکی شریف کی ذمہ داریاں سنبھالیں، آپ کو اپنے مرشد خانے سے اتنی محبت تھی کہ لاہور آنے کے باوجود ہر سال مانکی شریف حاضر ہوا کرتے تھے، زندگی بھر اس کا معمول رہا۔[2]

## مجرد رہنے کی وجہ اور دیگر اوصاف

آپ نے زندگی بھر شادی نہ کی، مجرد رہے، آپ کا خیال تھا کہ اگر انسان کو بغاوتِ نفس کا احتمال نہ ہو تو عورت کے فتنہ عظیم کو اپنے گھر میں رکھنا دانش مندی نہیں، آپ کا وقت چونکہ ریاضت و عبادت میں گزرتا تھا کہ آپ کو شادی کی حاجت محسوس نہ

---

آپ کی تصانیف ہیں۔ آپ نے 18 ربیع الاول 1347ھ مطابق ستمبر 1928ء کو وصال فرمایا، مانکی شریف میں والد صاحب کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

(تصوف، اولیائے مانکی شریف اور تحریک پاکستان، ص167 تا173)

1. ثالث صاحب حضرت علامہ شیخ عبد الرؤف قادری صاحب کی ولادت حضرت شیخ عبد الحق قادری صاحب کے ہاں ہوئی اور 1353ھ مطابق 1934ء کو وصال فرمایا، آپ نے اپنے والد صاحب کی خواہش کے مطابق جید علما کی خدمت میں حاضر ہو کر علوم اسلامیہ کی تحصیل کی، یہی وجہ تھی کہ آپ والد سے بیعت نہ کر سکے کیونکہ جب آپ طلبِ علم میں بیرون مانکی شریف تھے تو آپ کے والد صاحب وفات پا گئے، ان کی وصیت کے مطابق آپ نے لاہور آ کر مولانا تاج الدین قادری رحمۃُ اللہِ علیہ سے بیعت کی، سلوک کی منازل کو طے کیا اور خلافت سے نوازے گئے، آپ چھ سال آستانہ عالیہ مانکی شریف کے سجادہ نشین رہے۔ (تصوف، اولیائے مانکی شریف اور تحریک پاکستان، ص183 تا191)

2. تذکرہ اکابر اہل سنت، ص111



www.dawateislami.net

ہوئی، آپ بہت زیادہ احتیاط کا ذہن رکھتے تھے، اس لیے تعویذات لینے کے لیے عورتوں کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دیتے، بلکہ ان کی طرف سے تاکید تھی کہ جس کو بھی تعویذات لینے ہوں تو اپنے محرم کو بھیجے، آپ کی مسجد میں عورتوں کے داخلے پر یکسر پابندی تھی، آپ کی زندگی سادگی اور تقویٰ کی ایک بہترین مثال تھی، آپ اپنے مدرسے اور آستانے کے لیے انہی لوگوں کا نذرانہ قبول فرماتے تھے، جن کے بارے میں آپ کو یقین ہوتا کہ ان کا کسب حلال ہے، آپ حتی الامکان اپنے کام خود کیا کرتے تھے، طلبہ علم دین کی دل جوئی کرنا آپ کی عادت میں شامل تھا، عام لوگوں کی بنسبت ان طلبہ کی زیادہ عزت کیا کرتے تھے۔[1]

## ریلوے لائن اور مسجد

محکمہ ریلوے نے لاہور سے امر تسر[2] ریلوے لائن کی تعمیرات کا فیصلہ کیا، نیا نقشہ تیار کیا گیا، اس منصوبے میں مسجد اور اس سے ملحقہ زمین زد میں آگئی، ریلوے انتظامیہ نے مسجد کو خالی کرنے اور متبادل جگہ دینے کا نوٹس بھیجتے ہوئے یہ بھی پیغام دیا کہ ہم نے یہ ساری زمین خرید لی ہے، یہ سن کر آپ نے دوٹوک فرمایا: یہ وقف زمین ہے، نہ خریدی جا سکتی ہے، نہ بیچی جا سکتی ہے۔ جس نے آپ کو بیچی ہے اس نے تمہارے ساتھ دھوکا کیا

---

1 تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، ص265 تا267

2 امر تسر مشرقی پنجاب ہند کا اہم شہر ہے، یہ دہلی سے جانب شمال مغرب 447 کلو میٹر اور لاہور سے 28 کلو میٹر مشرق کی جانب واقع ہے مشہور جلیانوالہ باغ یہیں ہے۔ تقسیم پاکستان سے پہلے یہاں مسلمان آبادی تقریباً پچاس فیصد تھی۔ واہگہ بارڈر پاک و ہند کے درمیان ایک سرحدی راستہ ہے جو لاہور کو امر تسر سے ملاتا ہے۔



www.dawateislami.net

ہے۔ ریلوے اتھارٹی نے قوت کا مظاہرہ کیا مگر آپ کسی قیمت پر اپنے مؤقف سے اٹھنے والے نہ تھے، انہوں نے دیوانی کورٹ میں آپ پر مقدمہ کر دیا، آپ نے وکلا سے مشورہ کر کے اس مقدمے کو لڑنے کا فیصلہ کیا، دیوانی کورٹ سے یہ مقدمہ ہائی کورٹ میں پہنچا، کورٹ نے مسجد کے حق میں فیصلہ دیا، یوں مولانا تاج الدین قادری صاحب فتح یاب ہوئے، ریلوے اتھارٹی کو منہ کی کھانا پڑی، آخر ریلوے نے لاہور سے امر تسر ریلوے لائن کے نقشے میں تبدیلی کرتے ہوئے اس کا رخ بدل دیا، مسجد کے قریب سے اب بھی لائن کا تبدیل شدہ رخ مولانا کی ثابت قدمی اور خلوص نیت کی علامت ہے، اب یہ مسجد مولانا تاج الدین کے نام سے مشہور ہے، مسجد کے قریب گورنمنٹ پرائمری اسکول گرلز قائم ہے، مسجد کے مشرقی جانب گالف گراؤنڈ، محکمہ ریلوے کی کوٹھیاں، کینال روڈ اور لاہور نہر (Lahore Canal) ہے۔ کینال روڈ کے اس مقام پر اب حسن شہید سہروردی انڈر پاس تعمیر کیا گیا ہے، دوسری جانب مقبرہ[1] نواب بہادر خان[2] اور امر تسر ریلوے لائن اور تیسری جانب کوس مینار اور ملتان ریلوے لائن ہے۔ آپ کی وفات کے بعد بھی

---

1 یہ مقبرہ پل کے پاس میاں میر ریلوے اسٹیشن سے کچھ فاصلے پر نہر کے کنارے پر واقع ہے، اسے عہدِ اورنگ زیب عالمگیر (1658ء تا 1707ء) میں تعمیر کیا گیا۔ اس میں نواب بہادر خان کو دفن کیا گیا مگر اب اس میں قبر کا نشان ختم ہو گیا ہے اور یہ خالی ہے۔ (تاریخ اماکن لاہور، ص206 تا 208)

2 نواب بہادر خان کا اصل نام میر ملک حسین تھا، یہ مغل بادشاہ اورنگ زیب کا مصاحب اور سپہ سالار تھا، اس کا پورا لقب خاں جہاں بہادر ظفر جنگ کوکلتاش تھا، اورنگ زیب نے اسے لاہور کا گورنر بنایا، چار سال گورنر رہنے کے بعد 9 جمادی الاولیٰ 1109ھ مطابق 23 نومبر 1687ء کو اس کا انتقال ہوا۔ (تاریخ اماکن لاہور، ص206، 207)



www.dawateislami.net

اس میں مدرسہ قائم رہا، مرورِ زمانہ کے ساتھ اس کے انتظامی امور میں کمزوری آگئی، مسجد سے متصل شمالی جانب ایک بڑا کمرہ ہے، غالباً مدرسہ اس میں قائم ہو گا، مگر اب یہ مسجد کے اسٹور کے طور پر استعمال ہو رہا ہے اور اس میں مدرسے کے کوئی آثار نہیں، اس کی حالت بھی دگرگوں ہے، اس کمرے کا مشرقی دروازہ تو مولانا تاج الدین قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار کی جانب کھلتا ہے جبکہ شمالی دروازہ گلی میں ہے مگر اب یہ دروازہ مکمل بند ہے، اس سے آمد و رفت کا سلسلہ نہیں،[1] اب یہ مسجد محکمۂ اوقاف کے زیرِ اہتمام ہے اور اس سے ملحقہ زمین محکمۂ ریلوے کے تحت ہے، اب اس زمین میں لوگوں نے گھر بنا لیے ہیں جس کی وجہ سے مسجد آبادی میں چھپ گئی ہے۔[2]

## وفات و نمازِ جنازہ

مولانا تاج الدین قادری رحمۃُ اللہِ علیہ ایک کامیاب زندگی گزار کر 25 شعبان 1347ھ مطابق 6 فروری 1929ء کو بروز بدھ وصال فرما گئے، نمازِ جنازہ میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی کیونکہ آپ اپنی زندگی ہی میں لوگوں میں اپنے تقوے، خیر خواہی مسلم اور بزرگی کی وجہ سے معروف ہو چکے تھے، نمازِ جنازہ امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ صاحب نے پڑھائی، نمازِ جنازہ میں غازی کشمیر علامہ شاہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری[3]،

---

1 راقم 16 مارچ 2022ء کو برادران اسلامی جناب محمد عالم عطاری اور محمد رضا عطاری کے ہمراہ اس مسجد میں حاضر ہوا، اور اس ساری کیفیت سے آگاہی ہوئی۔

2 تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، ص266...لاہور کے اولیائے سہروردی، ص190

3 امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ صاحب کے بڑے فرزند حضرت مفسرِ قرآن علامہ شاہ ابو

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

مفتی اعظم پاکستان مفتی شاہ ابو البرکات سید احمد قادری[1]، مولانا پیر غلام دستگیر نامی[2] سمیت کئی علما و مشائخ اور معززین شہر نے شرکت کی۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ جب غازی علم الدین شہید[3] کو میانوالی جیل میں آخری

---

الحسنات سید محمد احمد قادِری اَشْرَفی رحمۃُ اللہِ علیہ 1314ھ مطابق 1897ء کو الور، راجستھان ہند میں پیدا ہوئے اور 2 شعبان 1380ھ مطابق 20 جنوری 1961ء میں پاکستان کے دوسرے بڑے شہر لاہور میں وفات پائی، مزارِ داتا گنج بخش سیّد علی ہَجْوِیری کے قرب میں دفن ہونے کا شرف پایا۔ آپ حافظ، قاری، عالمِ باعمل، بہترین واعِظ، مجاز طریقت، خلیفہ اعلیٰ حضرت، بہترین ادیب، حاذق طبیب، مسلمانوں کے مُتَحَرِّک رہنما اور کئی کتب کے مُصَنِّف تھے۔ تصانیف میں تفسیر الحسنات (8 جلدیں) آپ کا خوبصورت کارنامہ ہے۔ (تذکرہ اکابر اہلسنت، ص442... تفسیر الحسنات، 1/46)

1 حضرت مفتیِ اعظم پاکستان، سیّدُ المحدّثین علامہ شاہ ابو البرکات سیّد احمد قادری رَضَوی اشرفی رحمۃُ اللہِ علیہ استاذُ العلماء، شیخ الحدیث، پیر طریقت، خلیفہ اعلیٰ حضرت، مناظرِ اسلام، بانی و امیر مرکزی دارُالعُلوم حِزبُ الاحناف اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ 1319ھ مطابق 1901ء کو محلہ نواب پور اَلْوَر (راجستھان) ہند میں پیدا ہوئے اور لاہور میں 20 شوّال 1398ھ مطابق 23 ستمبر 1978ء میں وِصال فرمایا، مزار مبارک دارُ العلوم حِزب الاحناف داتا دربار مارکیٹ لاہور میں ہے، آپ کے تلامذہ پاکستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔ (تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص314 تا 318)

2 مصنف کتب کثیرہ حضرت مولانا پیر غلام دستگیر نامی کی ولادت 1300ھ مطابق 1883ء کو رتہ پیراں ضلع شیخوپورہ میں ہوئی، وصال لاہور میں 7 رجب 1351ھ مطابق 16 دسمبر 1961ء کو فرمایا، تدفین جائے پیدائش میں ہوئی، آپ عالم دین، سجاہ نشین حضرت شیخ عبد الجلیل چوہڑ شاہ بندگی، شاعر اسلامی، مؤرخ و تاریخ دان اور سو سے زیادہ کتب و رسائل کے مصنف تھے۔ کسب حلال کے لیے کئی حکومتی اداروں بالخصوص شعبہ تعلیم میں ملازمت کی، مطالعہ و تصنیف کتب سے آپ کو عشق تھا۔ (بزرگان لاہور، ص17 تا25)

3 غازی علم الدین شہید 1366ھ مطابق 1908ء کو لاہور کے ایک علاقے بازار سرفروشاں (سریاں

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

وصیت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ایک وصیت یہ فرمائی کہ میری نعش اس چارپائی پر قبرستان لائی جائے جس پر مولانا تاج الدین قادری صاحب کا جنازہ اٹھا تھا، غازی صاحب آپ کے بارے میں کہا کرتے تھے: زندگی ہو تو ایسی ہو اور جنازہ ہو تو ایسا ہو۔[1]

## تدفین و مزار

وصال سے قبل ہی آپ نے اپنے مدفن کی نشاندہی فرمادی تھی، آپ کو آپ کی تعمیر کردہ مسجد سے متصل جانب شمال احاطے میں دفن کیا گیا۔ آپ کا مزار مبارک سنگ مرمر سے بنایا گیا ہے، درمیان میں قبر کچی ہے جس میں چند پودے لگائے گئے ہیں، سرہانے اور پاؤں کی جانب دو بلند پتھر شمالاً جنوباً آویزاں کئے گئے ہیں، قبر کے اوپر حجرے کی چھت میں سوراخ ہے یعنی آسمان اور قبر میں چھت حائل نہیں۔ قبر کے مشرقی اور مغربی جانب یکساں جگہ خالی ہے، حجرے کی شمالی دیوار پر آپ کا نام چند القابات کے ساتھ تحریر ہے جو آپ کے مختلف اوصاف کو اجاگر کرتا ہے: العابد، الزاھد، المرتاض، العارف، الکامل، الفیّاض، امام العابدین، شمس العارفین، ھادی السالکین، مرشدنا النّاسکین المولوی الصوفی جناب حضرت محمد تاج الدین نوّر اللہ مرقدہ۔

اسی دیوار پر سلسلہ قادریہ غفوریہ مبارکہ مانکی شریف کے بزرگوں کے اسماء پر مشتمل بورڈ آویزاں ہے جس میں آپ کا نام اس سلسلے میں چھبیسویں شیخ طریقت کے طور پر لکھا

---

والا بازار) میں پیدا ہوئے اور 27 جمادی الاولیٰ 1348ھ مطابق 31 اکتوبر 1929ء کو جام شہادت نوش فرمایا۔ کم و بیش 6 لاکھ عشاق رسول نے آپ کے نمازِ جنازہ میں شرکت کی، مزار میانی صاحب قبرستان میں ہے۔ (سیرت حضرت غازی علم الدین شہید، ص42، 44، 140)

[1] تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، ص267... تذکرہ اکابر اہل سنت، ص112



www.dawateislami.net

گیا ہے۔ اس حجرے میں فقط آپ کی قبر مبارک ہے۔[1]

راقم 16 مارچ 2022ء کو لاہور کے برادرانِ اسلامی جناب محمد عالم عطاری[2] اور محمد رضا عطاری کاشمیری لاہوری[3] کے ہمراہ اس مسجد میں حاضر ہوا اور فاتحہ کی سعادت حاصل کی۔ اللہ پاک مولانا محمد تاج الدین قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی دینی خدمات کو قبول فرمائے، ان کے درجے بلند فرمائے اور ہمیں ان کے فیضان کے نور سے منور فرمائے۔



1 تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، ص 267

2 برادرِ اسلامی محمد عالم عطاری صاحب محکمہ پاکستان ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ (پی ایم اے ڈی) میں سولہویں اسکیل کے آفیسر، دعوت اسلامی کے شعبہ تحفظ اوراقِ مقدسہ لاہور ڈویژن کے نگران، مہمان نواز، شائستہ، باسلیقہ اور مہذب ہیں، راقم پر بہت مہربان ہیں۔

3 برادرِ اسلامی محمد رضا عطاری صاحب پانی کے کاروبار سے منسلک ہیں، دعوت اسلامی کے شعبہ اوراق مقدسہ میں صوبہ پنجاب کے نگران، جذبہ خیر خواہی، اطاعت، کام سے لگن اور اسلامی بھائیوں کو اپنے ساتھ چلانے کی صلاحیت سے مالا مال ہیں۔



www.dawateislami.net




www.dawateislami.net

## مولانا تاج الدین تاج عرفانی مجددی

انجمن نعمانیہ لاہور کا 35واں سالانہ جلسہ 1341ھ مطابق 1922ء کو جاری تھا، جس میں ہند بھر سے علما تشریف لا کر بہترین و پر اثر وعظ فرما رہے تھے، عوام کا کثیر مجمع تھا، اس جلسے میں ایک سَن رسیدہ مولانا صاحب اور ان کے ہونہار بیٹے بھی شریک تھے، دونوں عالم دین اور بہترین شاعر تھے، پہلے والد صاحب پھر ان کے بیٹے نے انجمن کی شان میں نظمیں پڑھیں، جسے سن کر نہ صرف عوام بلکہ علما نے بھی خوب داد دی، ان دونوں کے فن شاعری میں مہارت پر متعجب ہوئے، اس کے کچھ عرصہ بعد ان باباجی کا انتقال ہو گیا، اس پر انجمن کے رسالے میں ان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا کہ لاہور کے بڑے پرانے رپورٹرانِ اخبارات میں سے مُلّا محمد بخش صاحب خادم اسلام نے جن کے نام سے اخباراتِ متعددہ نکلتے رہے ہیں، کا وصال 15 ربیع الثانی 1342ھ (مطابق 25 نومبر 1923ء) کو جبکہ وہ نمازِ ظہر کے لیے وضو سے فارغ ہوئے تھے، انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم میں بہت سی خوبیاں تھیں، ایک پختہ خیال اور خالص عقیدے کے مسلمان شخص تھے، مخالفین مذہب فرق ضالہ کے دنداں شکن جوابات ان کو اَزبر یاد تھے اور بلالومۃ لائم اظہار کر دیتے تھے۔ جن کو انجمن سے ایک خاص محبت تھی اور وہ جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی پر تاثیر نظموں سے سامعین کو محظوظ کیا کرتے تھے۔[1] باباجی مولانا محمد بخش چشتی حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ لاہور کی ایک علمی، مذہبی اور مشہور شخصیت تھے، یہ دارالعلوم نعمانیہ کے استاذ بھی رہے، مسائل

1 امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص26... صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص73، 306



www.dawateislami.net

شرعیہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو استفتاء بھیجا کرتے تھے، جب تک جواب نہ آتا، بے چین رہتے، 15 ربیع الاخر 1356ھ مطابق 25 جون 1937ء میں آپ کو نائب صدر انجمن بنایا گیا، اس زمانے میں آپ ماہنامہ ہنٹر لاہور کے ایڈیٹر و منیجر تھے، 9 صفر 1339ھ سے قبل آپ اس عہدے سے مستعفی ہوگئے تھے، آپ لاہور سے نکلنے والے اخبار جعفر زٹلی کے مالک بھی تھے، آپ کو شعر و ادب میں بھی کمال حاصل تھا، اردو عبارت میں اتنی مہارت، کمال اور اس میں اتنا اعتماد تھا کہ قلم سے لکھنے کے بجائے کاتب کو فی البدیہ لکھوایا کرتے تھے، آپ کی زبان فصاحت و بلاغت کا نمونہ ہوا کرتی تھی۔[1]

آپ کے بیٹے مولانا تاج الدین احمد تھے جنہوں نے اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے علم و فنون میں مہارت حاصل کی اور علامہ عرفانی، منشی تاج الدین احمد اور مولانا تاج الدین احمد مجددی کے نام و القابات سے شہرت پائی، ان کے مختصر حالات زندگی ملاحظہ کیجئے:

## ولادت و پرورش

مولانا تاج الدین احمد عرفانی مجددی صاحب کی ولادت جمادی الاخریٰ 1301ھ مطابق اپریل 1884ء کو لاہور کے ایک علمی و ادبی گھرانے میں ہوئی، آپ کا نام تاج الدین احمد، تخلص تاج، کنیت ابو المعانی، القابات منشی، علامہ عرفانی، مؤمن ثانی اور نسبت مجددی جماعتی ہے۔[2]

---

1 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص 85، 182، 267، 317

2 تذکرہ شعرائے جماعتیہ، ص 70... تاریخ رفتگان، 2/39... معدن التواریخ، ص 6



www.dawateislami.net

آپ نے پرائمری کا امتحان پاس کرنے کے بعد حکیم محمد نواز خاں منور صاحب[1] کی شاگردی اختیار کی اور ان سے فارسی کی کتب پڑھیں، شعر و شاعری کا ذوق بھی ان سے پایا، اپنے والد مولانا محمد بخش چشتی صاحب سے بھی کلام کو چیک کروا کر اصلاح لیا کرتے تھے، 12 سال کی عمر سے اشعار لکھنا شروع کئے اور زندگی بھر یہ سلسلہ جاری رہا، شعر و شاعری کے علاوہ دیگر علوم اسلامیہ میں بھی مہارت تھی۔ صوفی محمد صادق قصوری صاحب[2] لکھتے ہیں: آپ فی الحقیقت ایک فطری اور وہبی شاعر تھے، لہٰذا اپنی خداداد علمی استطاعت کے باعث جلد ہی مشہور خاص و عام ہو گئے۔[3]

## فن شاعری میں مہارت

علامہ عرفانی صاحب ایک بلند پایہ ادیب، نڈر صحافی، بہترین قلمکار اور صوفی باصفا تھا مگر آپ کا اصل میدان شعر و شاعری تھی، اس میں وہ مہارت تھی جو کم لوگوں کے حصے میں آئی، اس فن میں آپ عبقری شخصیت کے مالک تھے۔ چنانچہ صوفی محمد صادق قصوری صاحب لکھتے ہیں: تاج عرفانی فن دبستانِ شعر کی ان معدودے چند منتخب اور باکمال شخصیتوں میں شمار کئے جاتے ہیں کہ عروسِ شاعری جن کی دست بستہ کنیز اور ادنیٰ ترین باندی تھی، قدرت کی طرف سے فی البدیہہ شعر کہنے کا ماہرانہ ملکہ آپ کی فطرت میں

---

1 ان کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔

2 صوفی محمد صادق قصوری صاحب برج کلاں قصور پنجاب پاکستان کے رہنے والے ہیں، تذکار و تاریخ ان کا میدان ہے، ان کی درجنوں کتب شائع ہو چکی ہیں، آپ امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب کے مرید اور علامہ عبد الستار خاں نیازی کے وفادار ساتھی ہیں۔

3 تذکرہ شعرائے جماعتیہ، ص70



www.dawateislami.net

خاص طور پر ودیعت کیا گیا تھا. آپ اپنی خداداد ذہانت اور قدرتی صلاحیتوں کے سبب ہر پیچیدہ موضوع پر مشکل ترین زمین میں بے تکلفانہ انداز میں لکھ لینے میں ایک کامل و اکمل شاعر تھے۔ سنگلاخ سے سنگلاخ زمین میں نہایت ہی شوخ اور شہریت میں ڈوبی ہوئی نظمیں اور غزلیں کہہ لینا آپ کے لیے نہایت معمولی بات تھی اور مشکل سے مشکل قوافی کو نہایت عمدہ اور سلجھے ہوئے انداز میں نظم کر لینا آپ کے لیے نہایت آسان کام تھا۔ آپ اس میں فکر و خیال کی ایسی شمعیں روشن کر دیتے کہ سامعین قارئین ان پر پروانہ وار جھومنے اور سر دھننے لگ جاتے۔[1]

علامہ تاج عرفانی نے "درۃ التاج" کے عنوان سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ایک طویل قصیدہ بھی کہا، جس سے حضرت علامہ کی دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے والہانہ عقیدت کا اظہار ہوتا ہے:

ہو نگاہ خیر اے شہنشاہ خیر الامم
کھول دے میرے لئے گنجینۂ لطف و کرم[2]

## بیعت کا شرف

علوم و فنون حاصل کرنے کے بعد ابتدائی جوانی میں ہی امیر ملت حضرت مولانا حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃُ اللہِ علیہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا، یہ اپنے مرشد سے والہانہ محبت کرتے تھے، ان کی شان میں کئی کلام لکھے جس کے ہر شعر سے

1 تذکرہ شعرائے جماعتیہ، ص 71
2 عقیدہ ختم النبوۃ، 13/568



www.dawateislami.net

عِشقِ مرشد کی جھلک نظر آتی ہے، امیر ملت بھی آپ پر مہربان اور آپ کے علوم وفنون پر حاوی ہونے کے معترف تھے، ایک مرتبہ آپ درِ مرشد علی پور سیداں شریف[1] حاضر تھے، انجمن صوفیا کے تحت جلسہ ہو رہا تھا، مشہور ادبی شخصیت فدائے ملت سید حبیب شاہ جلالپوری[2] تقریر کر رہے تھے، جلسے کی صدارت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرما رہے تھے، سید حبیب شاہ صاحب نے دورانِ تقریر مولانا تاج الدین تاج کو **علامہ** کہا، انہوں نے برملا ٹوکا اور کہا کہ مجھے ہر گز علامہ نہ کہیں، پیر و مرشد امیر ملت رحمۃُ اللہِ علیہ نے نہایت جوش کے ساتھ فرمایا: نہیں نہیں ضرور علامہ ہی کہو۔

یہ سن کر سید حبیب نے برجستہ کہا: جی علامہ تاج الدین احمد تاج صاحب اَب تو آپ **مستند علامہ** ہو گئے، یہ کہنے کی وجہ یہ تھی کچھ عرصہ پہلے سید حبیب صاحب لاہور میں انجمن نعمانیہ کے صدر مولانا محرم علی چشتی صاحب کے ہاں گئے، وہاں مولانا تاج الدین تاج صاحب پہلے سے وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور علمی گفتگو کر رہے تھے، مولانا محرم علی چشتی صاحب ان کی گفتگو سن کر اتنے متاثر ہوئے کہ سید حبیب صاحب سے کہنے لگے کہ آئندہ اپنی اخبار میں ان کے نام کے ساتھ علامہ لکھا کرو۔ مگر مولانا تاج الدین احمد تاج صاحب

---

1. علی پور سیداں، پنجاب کے ضلع نارووال کا ایک گاؤں ہے جو نارووال شہر سے جانب شمال مغرب تقریباً 17 کلو میٹر فاصلے پر واقع ہے جبکہ پنجاب کے دارالحکومت لاہور سے تقریباً 118 کلو میٹر دور ہے۔
2. فدائے ملت سید حبیب شاہ جلالپوری کی پیدائش 5 ستمبر 1891ء کو جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں اور وفات 16 جمادی الاولیٰ 1370ھ مطابق 23 فروری 1951ء کو لاہور میں ہوئی، میانی قبرستان میں تدفین کی گئی، آپ نڈر صحافی، عوام وخواص اہل سنت کے بے باک لیڈر، دردِ ملت سے متصف، بشمول سیاست کثیر اخبارات کے مدیر اور فعال شخصیت کے مالک تھے، آواز میں گونج اور گرج تھی اس لیے تقریر کرتے ہوئے مجمع پر چھا جاتے تھے۔ (تحریک پاکستان میں علما و مشائخ کا کردار، ص175 تا 181)



www.dawateislami.net

نے سید حبیب صاحب کو سختی سے منع کیا تھا کہ علامہ نہ لکھنا، بہر حال جب امیر ملت نے انہیں علامہ کے لقب سے ملقب فرمایا تو پھر آپ کو علامہ عرفانی کے نام ولقب سے شہرت عام حاصل ہو گئی۔[1]

## صحافتی خدمات

علامہ عرفانی صاحب کے والد محترم مولانا محمد بخش صاحب بہترین صحافی تھے، ہنٹر کے مدیر اور اخبار جعفرز ٹلی کے مالک تھے، علامہ عرفانی نے بھی اس راستے کو پسند کیا اور 1901ء سے لے کر 1919ء تک تقریباً سات ماہوار یا ہفتہ وار یا یومیہ اخبار اور رسالوں کی اشاعت شروع کی، ان اخبار ورسائل کے نام یہ ہیں: ماہنامہ المجدد، رسالہ قتیل ناز، یومیہ اخبار امام، ہفتہ روزہ انوار الاعظم، اخبار نشتر، اخبار ہنٹر وغیرہ۔ مذہبی رسائل میں المجدد اور انوار الاعظم میں شریعت وطریقت کے مضامین شائع ہوتے تھے، میرے پیش نظر ماہنامہ المجدد کا شمارہ ہے جس کے سرورق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہنامے کا آغاز جنوری 1908ء کو لاہور سے ہوا، اس کی اشاعت کے مقاصد یہ تھے: مذہب اسلام کے محاسن اور زبردست حکمت آمیز اصول کی اشاعت کرنا، صوفیائے عظام ومشاہیر اسلام کی روحانی وجسمانی زندگی کے سچے حالات ومتبرک واقعات کو عام کر کے اہل اسلام کے گوش گزار کرنا، مروجہ قومی بدعات اور رسوماتِ قبیحہ کی اصلاح کرنا، اہل اسلام کو قومی ضروریات کی طرف توجہ دلانا، مخالفانِ اسلام کے توہم اور لایعنی اعتراضات کے دنداں شکن جواب دینا۔[2]

---

1. تذکرہ شعرائے جماعتیہ، ص 71، 72
2. ماہنامہ المجدد، بابت مارچ 1908، جلد 1 شمارہ 3، ص 2



www.dawateislami.net

اسی طرح رسالہ انوار الاعظم ہفت روزہ شروع کیا جس میں شریعت و طریقت کے مختلف مضامین شائع ہوتے تھے، تذکرہ شعرائے جماعتیہ میں لکھا ہے کہ اس کی دوبارہ اشاعت 1925ء میں ہوئی۔[1]

1332ھ مطابق 1913ء میں اپنے والد مولانا محمد بخش چشتی صاحب (ایڈیٹر و منیجر اخبار ہنٹر لاہور) کی سرپرستی میں اخبار ہنٹر کے نائب مدیر بنے، یہ سلسلہ 1339ھ مطابق 1920ء میں والد صاحب کے اس اخبار سے استعفی تک جاری رہا، پھر 1929ء میں دوبارہ آپ نے اس اخبار کا احیاء کیا، اس وقت کے معاصرین نے آپ کے اس قدم کا خیر مقدم کیا اور لکھا: مولانا تاج الدین احمد تاج نے جو میدان شاعری کے شہ سوار ہونے کے علاوہ ایک بلند پایہ ادیب اور اخبار نویس ہیں، عرصے سے ہفتہ وار ہنٹر جاری کر رکھا ہے۔ دراصل یہ ہنٹر کا دورِ جدید ہے۔[2]

## تصانیف و تالیفات

علامہ تاج عرفانی صاحب اردو، پنجابی اور فارسی میں شعر کہا کرتے تھے، آپ نے پنجابی میں کئی سنگلاخ زمینوں پر غزلیں کہیں اور ہیر وارث شاہ میں چار سو پچاس اشعار کا اضافہ کیا، آپ کے پنجابی دیوان کا نام **محبت دی چھریاں** ہے، بعد ازاں آپ نے اپنی تمام تر توجہ اردو ادب ہی کی طرف رکھی، شعر کے علاوہ آپ نثر میں لکھا کرتے تھے، آپ کی کتب میں آفتاب تاج، بہارِ جاوداں، انوار صدیقی، انوار فاروقی، ہندوں سے ترک موالات

1 تذکرہ شعرائے جماعتیہ، ص 70

2 تذکرہ شعرائے جماعتیہ، ص 71



www.dawateislami.net

اور تہذیب قادیانی وغیرہ شامل ہیں۔

جامعہ پنجاب کے اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے پہلے صدر میاں محمد شفیع[1] لکھتے ہیں: تاج الدین احمد تاج اردو اور فارسی کے عالم اور اعلیٰ پایہ کے شاعر ہیں اور اپنے وسیع تعلقات اور علمی بصیرت کی بنا پر انہیں عبقری ادیب کی حیثیت سے دیکھتا ہوں۔[2]

## اعلیٰ حضرت سے تعلق

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ چودھویں صدی ہجری کی ایک علمی، روحانی اور عبقری شخصیت تھے، آپ کی غیر معمولی کوششوں، اعلائے کلمۃ الحق کے جذبے، درد امت اور علوم اسلامیہ بالخصوص فقہ میں مہارت نے نہ صرف عوام بلکہ علما، مفتیان کرام، اُدَبا، دینی و دنیاوی قائدین کو بھی متاثر کیا۔

علامہ تاج عرفانی کے والد صاحب مولانا احمد بخش چشتی صاحب بھی اعلیٰ حضرت سے محبت کرتے اور بذریعہ استفتاء آپ سے مستفیض ہوتے، یہی وجہ ہے کہ علامہ تاج عرفانی صاحب بچپن سے اعلیٰ حضرت سے متعارف تھے، محبت اعلیٰ حضرت والد صاحب کے ذریعے آپ کے دل میں آئی اور پھر بڑھتی چلی گئی، جب مسلمانوں کی ایک تعداد نے تحریک خلافت کے ضمن میں اسلام کے زریں اصولوں کی خلاف ورزی کی تو آپ نے ایک رسالہ بنام "ہندوں سے ترک موالات" لکھا، اس میں اعلیٰ حضرت کا ذکر ان الفاظ کے

---

1 میاں محمد شفیع (1869 تا 1932) دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ اورینٹل کالج لاہور کے سابق صدر شعبۂ عربی، پرنسپل اور اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے پہلے صدر و مدیر اعلیٰ تھے۔

2 تذکرہ شعرائے جماعتیہ، ص70، 71



www.dawateislami.net

ساتھ کیا: اعلیٰ حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی مجدد مائۃ حاضرہ۔[1]

## انجمن نعمانیہ لاہور اور علامہ تاج عرفانی

انجمن نعمانیہ لاہور مسلمانوں کی نمائندہ، متحرک وفعال اور مؤثر ادارے کے طور پر سامنے آئی، علامہ تاج عرفانی صاحب کے والد مولانا احمد بخش چشتی صاحب اولاً اس کے رکن مجلس انتظامیہ اور پھر 25 جون 1937ء میں نائب صدر انجمن منتخب ہوئے، علامہ عرفانی صاحب بچپن سے ہی اس انجمن کے اجلاس میں والد صاحب کے ہمراہ شرکت کرتے، سالانہ جلسے میں انجمن کی شان میں نظمیں پڑھتے، دامے درمے سخنے اس کے کاموں میں حصہ لیتے۔ چنانچہ انجمن نعمانیہ لاہور کے ایک جلسے کی روئیداد میں ہے: 1338ھ مطابق 1920ء کو موچی دروازے کے باغ میں انجمن نعمانیہ کا سالانہ جلسہ بموقعہ تکمیل بخاری ہوا، جس میں فارغ التحصیل علما کو اسناد فراغت دی گئیں، اس میں خلیفہ اعلیٰ حضرت، خلف الرشید محدث سورتی حضرت مولانا عبد الاحد قادری[2]، مہتمم مدرسہ ارشاد العلوم رامپور مولانا معوان حسین[3] اور فقیہ اعظم مفتی----------

---

1 ہندوں سے ترک موالات، ص 21

2 سلطان الواعظین حضرت علامہ مولانا محمد عبد الاَحد مُحَدِّث پیلی بَھیتی، عالمِ باعمل، مجازِ طریقت، استاذُ العُلَما اور واعظِ خوش بیاں تھے۔ 1298ھ میں پیلی بَھیت (یوپی) ہند میں پیدا ہوئے اور یہیں 13 شعبان 1352ھ میں وصال فرمایا، گنج مرادآباد (ضلع اناؤ) ہند میں دربار مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی کے قرب میں دفن کیے گئے۔ (تذکرہ محدث سورتی، ص 209 تا 218)

3 صاحبزادۂ تاج المحدثین حضرت مولانا معوان حسین مجددی 1306ھ مطابق 1889ء کو محلہ کھاری کنواں رامپور (یوپی ہند) کے علمی وروحانی گھرانے میں پیدا ہوئے، علمائے رامپور سے علم دین حاصل کر

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی[1] وغیرہ کے خطابات ہوئے، اس میں مولانا محمد بخش مدیر اعلیٰ ماہنامہ ہنٹر لاہور کے صاحبزادے منشی تاج الدین احمد نے انجمن نعمانیہ کی شان میں زبردست نظم پڑھی۔[2]

## فتنہ قادیانیت کا مقابلہ

علامہ عرفانی صاحب نے زندگی بھر ابطال کا مقابلہ کیا، اپنے زمانے کے تمام فتنوں کی سرکوبی میں اپنا حصہ شامل کیا، جب فتنہ قادیانیت نے سر اٹھایا تو اپنے والد گرامی کی طرح آپ بھی اسکے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، ہر میدان میں اسے شکست فاش دینے کی کوشش میں لگ

---

کے مدرسہ ارشاد العلوم کے مدرس بنے، اپنے والد صاحب کے بعد انھوں نے مدرسے کے نظام کو مربوط ومضبوط کیا اور اس کے مہتمم ومنتظم قرار پائے، 4تا6ربیع الاول 1338ھ مطابق 28تا30نومبر 1919ء کو آپ لاہور میں انجمن نعمانیہ جلسے میں پہلی مرتبہ تشریف لائے، آپ کی تقریر اتنی پر مغز تھی کہ انجمن اسلامیہ پنجاب نے آپ کو لاہور کی بادشاہی مسجد کا خطیب مقرر کر دیا، اپنی وفات تک اس منصب پر فائز رہے، آپ کا وصال 16ربیع الاول 1352ھ مطابق 9جولائی 1933ء کو رامپور میں ہوا، آپ کے جنازے میں تقریباً دس ہزار لوگوں نے شرکت کی، یوں دنیا ایک عظیم عالم دین، ماہر علوم حدیث وفقہ، استاذ العلماء اور بہترین خطیب سے محروم ہو گئی۔ (کاملان رامپور، ص407...صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص87تا90...وفیات مشاہیر الفقیہ، ص104)

1 فقیہ اعظم، حضرت علامہ ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی کی ولادت باسعادت 1277ھ میں کوٹلی لوہاراں (سیالکوٹ) پاکستان میں ہوئی۔ 6ربیع الآخر 1370ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک کوٹلی لوہاراں غربی محلہ نکھوال میں جامع مسجد شریفی سے متصل ہے۔ آپ عالم باعمل، شیخ طریقت، مفتی اسلام، استاذ العلماء، واعظ خوش بیان، مناظر اسلام، بانی ماہنامہ الفقیہ، شاعر وادیب اور صاحب تصنیف تھے۔ (تذکرہ فقیہ اعظم، ص97-100)

2 صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص90



www.dawateislami.net

گئے، چونکہ آپ ایک ادیب تھے، آپ نے اس فتنے کے بارے میں اپنے قلم کو استعمال کیا اور ایک رسالہ بنام **تہذیب قادیانی** تحریر فرما کر اس فتنے کے دانت کھٹے کئے۔ علامہ مفتی محمد امین عطاری صاحب[1] نے اس رسالے کو عقیدہ ختم نبوت پر علمائے اسلام کی تحقیقی کتب و رسائل کے انسائیکلوپیڈیا "عقیدہ ختم النبوۃ" کی 13ویں جلد میں شامل فرمایا ہے۔[2]

## وفات و تدفین

مولانا تاج الدین احمد عرفانی صاحب نے 3 ذیقعدہ1278ھ مطابق 11 مئی 1959ء کو لاہور میں وفات پائی، قبرستان میانی صاحب میں احاطۂ علامہ طاہر بندگی مجددی[3] میں تدفین کی سعادت پائی۔

1 عالم باعمل حضرت مولانا مفتی محمد امین قادری عطاری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 22رجب 1391ھ / 7نومبر 1971ء کو کھارادر اولڈ سٹی کراچی کے ایک میمن گھرانے میں ہوئی، بچپن سے ہی مرکزی انجمن اشاعت اسلام اور پھر دعوت اسلامی میں شامل ہوئے، 1985ء میں امیر اہل سنت علامہ محمد الیاس عطار قادری صاحب کے ذریعے سلسلہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہوئے، 1998ء میں دار العلوم امجدیہ کراچی سے فارغ التحصیل ہو کر فتاویٰ نویسی میں مصروف ہوگئے، 1999ء میں دار الافتاء دار العلوم غوثیہ نزد پرانی سبزی منڈی کراچی میں بطور مفتی و مدرس درس نظامی خدمات سرانجام دینے لگے، آپ کا اکثر وقت فتویٰ نویسی، تدریس درس نظامی، وعظ و نصیحت اور تصنیف و تالیف میں صرف ہوتا تھا، رد قادنیت پر علمائے اہل سنت کی کتب و رسائل کو ایک مجموعے کی صورت میں جدید کمپوزنگ اور نئے اندازِ طباعت کے ساتھ شائع کرنا آپ کا یادگار کارنامہ ہے۔ صرف 36سال کی عمر میں آپ کا وصال 18ذیقعدہ1426ھ / 20دسمبر 2005ء کو کراچی میں ہوا۔ (عقیدہ ختم النبوۃ، جلد 1، تعارف مؤلف، انوار علمائے اہل سنت سندھ، ص116)

2 عقیدہ ختم النبوۃ، 13/569تا592

3 قطبِ لاہور حضرت علامہ حافظ محمد طاہر بندگی قادری مجددی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت موتی بازار اندرونِ

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امر تسری[1] نے قطعۂ تاریخ وصال تحریر فرمایا:

گئے دنیا سے آہ تاج الدین | تھی بڑی شانِ شاعری جن کی
ان کی تاریخ موت لکھ موسیٰ | تاج عرفانی عارف ربی 1378ھ[2]

علامہ عرفانی کے شاگرد ابو طاہر فدا حسین فدا[3] نے قطعہ تاریخِ وفات یوں کہی:

لاہور 984ھ میں ہوئی اور 8 محرم 1040ھ کو وِصال فرمایا، مزار میانی صاحب قبرستان میں معروف ہے۔ آپ شاہ سکندر کیتھلی کے مرید، حضرت مجدّدِ اَلف ثانی کے خلیفہ، ان کے صاحبزادگان کے استاذ، بہترین کاتب اور صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ تھے۔ (تذکرۂ اولیائے پاکستان، 2/272 تا 277)

1 حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امر تسری کی ولادت 28 صفر 1346ھ مطابق 27 اگست 1927ء امر تسر مشرقی پنجاب ہند میں ہوئی اور 8 شعبان 1420ھ مطابق 17 نومبر 1999ء کو لاہور میں وفات پائی، مقابر چشتیاں، قبرستان نتھے شاہ، جوار دربار میاں میر قادری (لاہور کینٹ) میں مدفون ہیں، آپ طبیب حاذق، دینی و دنیاوی تعلیم کے جامع، صاحب تصنیف، درد امت سے سرشار، سلسلہ چشتیہ صابریہ میں مرید اور قطب مدینہ، شیخ الفضیلت علامہ ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ کے خلیفہ تھے۔ آپ نے زندگی بھر طبابت کی، آپ کا مطب 55 ریلوے روڈ لاہور میں تھا، یہ مریضوں کے لیے مقام دوا اور معرفت و علم کے طالبوں کے لیے سرچشمہ علم و حکمت تھا، آپ کی دس ہزار سے زائد کتب پر مشتمل شاندار لائبریری بھی اہل علم کے ان کے ہاں آنے کا سبب بنتی تھی، آپ نے 1388ھ مطابق 1968ء میں **مرکزی مجلس رضا** کی بنیاد رکھی تھی۔

(حکیم محمد موسیٰ امر تسری، ایک ادارہ ایک تحریک، ص 13، 25، 26، 41)

2 تذکرہ شعرائے جماعتیہ، ص 74

3 شاعر اہل سنت ابو طاہر فدا حسین فدا موچی دروازہ لاہور میں پیدا ہوئے، 8 محرم 1427ھ مطابق 8 فروری 2006ء کو وفات پائی، آپ نے ابتدا میں قرآن مجید، تفسیر اور علم حدیث کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد روحانی فیض حضرت بابا سید رسول قریشی ہاشمی بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ سے حاصل کیا اور ان کے سجادہ نشین ہونے کا اعزاز بھی پایا۔ ادیب فاضل، منشی فاضل اور عربی فاضل کے امتحان

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

| | |
|---|---|
| ناخدائے حکمت و شعر وادب | اے کہ تو تھا خوش بیاں یکتائے فن |
| دیکھ کر تیرے مقاماتِ بلند | ہو گیا دشمن ترا چرخ کہن |
| طبع تیری کی روانی دیکھ کر | پانی پانی ہو گئے کسک و چمن |
| اہل دانش حکمت وادراک میں | مانتے تھے تجھ کو استاذ زمن |
| ارفع و اعلیٰ ترا عزم و عمل | شاعرِ دربار میرِ انجمن |
| نغمہا و زمزمہ پیرائیاں | سیکھتے تھے تجھ سے مرغانِ چمن |
| رحمتِ حق کا رہے تجھ پر نزول | قبر پر ہو ظلِ رب ذو المنن |

لکھ **ادب آموز** سے سال وفات

ہوگئی گل اے فدا شمع سخن (1378ھ) [1]

## آپ کے تذکار

علامہ عرفانی کی یاد میں آپ کے شاگرد اور مشہور شاعر ابو طاہر فدا حسین فدا نے ماہنامہ مہر وماہ لاہور کا خاص نمبر (بابت ستمبر 1959ء) بنام **تاج عرفانی نمبر** شائع کیا، صوفی محمد صادق قصوری صاحب نے اپنی کتب شعرائے جماعتیہ مطبوعہ 2006ء اور فدایان امیر ملت مطبوعہ 1981ء میں آپ کا مفصل تذکرہ فرمایا ہے۔

ادارہ السنہ الشرقیہ لاہور سے پاس کئے۔ 1930ء میں شاعری کا آغاز کیا، علامہ تاج عرفانی صاحب کی شاگردی میں آ گئے، کئی ماہناموں کے مدیر رہے، کئی کتب مثلاً خمستان سرمدی، معدن التواریخ، آفتاب تاج وغیرہ لکھیں، 1956ء میں ماہنامہ **مہر وماہ** کا لاہور سے اجرا ہوا۔ جو تقریباً پچاس برس تک آپکی ادارت میں شائع ہوتا رہا۔

1 معدن التواریخ، ص 8، 19



www.dawateislami.net

# ماخذ و مراجع


1. اخبارالوفیات (1870ء تا 1970ء) محمد ثاقب رضا قادری۔ ورلڈ ویو پبلشرز لاہور 2024 مطابق 1446ھ
2. اکبر السوانح، مولانا سید محمد باقر بخاری۔ ثنائی پریس سرگودھا ۱۹۵۷ء
3. اکمل التاریخ، مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی، م 1970ء، تاج الفحول اکیڈمی، بدایون، یوپی، ہند 2013ء
4. امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ، پروفیسر مجید اللہ قادری، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی 1413
5. انوار آفتاب صداقت، قاضی فضل احمد لدھیانوی، م 1946ء جدید ایڈیشن پاکستان
6. انوار علمائے اہل سنت سندھ، صاحبزادہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی، زاویہ پبلشرز لاہور 2006ء
7. بزرگان لاہور، مولانا پیر غلام دستگیر نامی، م 1381ھ، مکتبۃ المدینہ کراچی
8. تاریخ اماکن لاہور، ڈاکٹر محمد عبد اللہ چغتائی، کتاب خانہ نورس لاہور 1981
9. تاریخ رفتگان جلد 2 (1948ء تا 1994ء)، صابر براری، ادارہ فکر نو کراچی، 1998ء
10. تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، میاں محمد صادق قصوری متوفی 2020ء، زاویہ پبلشرز لاہور 2004ء
11. تجلیات مہر انور، مولانا شاہ حسین گردیزی،، مکتبہ مہریہ گولڑا شریف اسلام آباد، 1212ھ
12. تحریک پاکستان میں علما و مشائخ کا کردار، میاں محمد صادق قصوری م 2020ء، نظریہ پاکستان پرنٹرز لاہور 2008ء




www.dawateislami.net

13. تذکارِ بگویہ، ڈاکٹر انوار احمد بگوی، مجلس حزب الانصار بھیرہ، 2004ء

14. تذکرہ اکابرِ اہلسنت، علامہ عبد الحکیم شرف قادری، متوفی 1428ھ، شبیر برادز لاہور 1404ھ

15. تذکرہ اولیائے پاکستان، مولانا عالم فقری، م 2018ء، ادارہ پیغام القرآن لاہور 2005ء

16. تذکرۂ خلفائے اعلی حضرت، صوفی محمد صادق قصوری متوفی 2022ء، پروفیسر مجید اللہ قادری، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی 1413ھ

17. تذکرہ خواجگان تونسوی، پروفیسر افتخار احمد چشتی سلیمانی، چشتیہ اکادمی فیصل آباد، 1985ء

18. تذکرہ شعرائے جماعتیہ، میاں محمد صادق قصوری، م 2020ء ، مرکزی مجلس امیر ملت قصور، 2006ء

19. تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور، پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، م 2013ء، مکتبہ نبویہ 1975ء

20. تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، علامہ حافظ عبد الحلیم نقشبندی، ناز کو پرنٹر راولپنڈی 1997ء

21. تذکرہ فقیہ اعظم، پروفیسر مجیب احمد، مکتبہ اشرفیہ مرید کے شیخوپورہ 1994ء

22. تذکرہ کاملان رامپور، حافظ احمد علی خان شوق، م 1933ء، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ، ہند 1986ء

23. تذکرہ محدث سورتی، خواجہ رضی حیدر، رضا اکیڈمی ممبئی 2012ء

24. تصوف، اولیائے مانکی شریف اور تحریک پاکستان، پروفیسر ڈاکٹر عبد الرشید، اولیا اکیڈمی پاکستان

25. تفسیر الحسنات، علامہ شاہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی، م 1380ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور 1992

26. حکیم محمد موسیٰ امر تسری، ایک ادارہ ایک تحریک، سید محمد عبد اللہ قادری، داتا گنج بخش اکیڈمی 1991ء



www.dawateislami.net

27. حیات اعلیٰ حضرت، علامہ ظفر الدین بہاری، مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی

28. حیاتِ ملک العلما، ڈاکٹر مختار الدین احمد، م2010ء، ادارہ معارف نعمانیہ لاہور، 1993ء

29. سیدی ضیاء الدین احمد القادری، صوفی محمد عارف قادری ضیائی، م1430ھ، حزب القادریہ لاہور 1428ھ

30. سیرت حضرت غازی علم الدین شہید، صاحبزادہ محمد حسیب القادری، اکبر بک سیلرز لاہور

31. سیرت رسول عربی، علامہ نور بخش توکلی، م1367ھ، مکتبۃ المدینہ کراچی، 1436ھ

32. صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی، متوفی، 1435ھ، مکتبہ نبویہ لاہور 2013ء

33. عقیدہ ختم النبوۃ جلد 13، مفتی محمد امین قادری عطاری، الادارۃ لتحفیظ العقائد والاسلامیہ، کراچی 2011ء

34. فتاویٰ دیداریہ، مفتی سید دیدار علی شاہ1354ھ، مکتبۃ العصر، گجرات 2005ء

35. فتاویٰ رضویہ، امام احمد رضا خان متوفی1340ھ، رضا فاؤنڈیشن لاہور، 2006ء

36. فیضانِ پیر مہر علی شاہ، المدینۃ العلمیہ، مکتبۃ المدینہ کراچی

37. فیضان داتا علی ہجویری، المدینۃ العلمیہ دعوت اسلامی، مکتبۃ المدینہ کراچی

38. لاہور کے اولیائے سہروردیہ، میاں محمد دین کلیم م1410ھ، مکتبہ نبویہ لاہور 1997ء

39. مجالس علما، محمد عالم مختار حق متوفی 2014ء، مکتبہ نبویہ لاہور، 2007ء

40. مستفتی اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ ٹونکی، مولانا ابوماجد محمد شاہد عطاری، ویب سائیٹ دعوت اسلامی 2021

41. معدن التواریخ، ابو طاہر فدا حسین فدا، ادارہ معارف نعمانیہ لاہور 1992ء



www.dawateislami.net

42. مفسر قرآن مولانا نبی بخش حلوائی حیات وخدمات، محمد ثاقب رضا قادری، انٹرنیٹ ایڈیشن 2019ء

43. مکتوبات طیّبات المعروف بمہر چشتیہ، جامع مکتوبات فتح الدین گولڑوی سرگودھوی، مکتبہ گولڑہ، اسلام آباد

44. مہر منیر، مولانا فیض احمد گولڑوی، آستانہ گولڑہ شریف 1425ھ

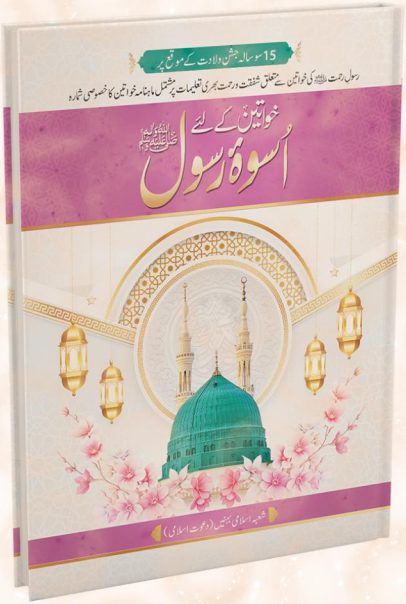
45. نگر نگر پنجاب، اسد سلیم شیخ، فکشن ہاوس لاہور

46. ہندوں سے ترک موالات، منشی تاج الدین تاج عرفانی، مکتبہ رضویہ لاہور 1982ء

47. وفیات مشاہیر الفقیہ، محمد افروز قادری چڑیاکوٹی، رفاعی مشن ناسک نیو ممبئی 2018ء

# خواتینؓ کے لئے
# اُسوۂ رسول ﷺ

15 سو سالہ جشنِ ولادت کے موقع پر رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواتین سے متعلق شفقت و رحمت بھری تعلیمات پر مشتمل ماہنامہ خواتین کا خصوصی شمارہ




آج ہی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجیے۔